بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عین العارفین

تصنیف لطیف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو

مترجم

ڈاکٹر کے بی نسیم

حضرت سلطان باھو اکیڈمی

هُوَ

اَللّٰهُ

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ ط

درود بر سید السادات حضرت مُحَمَّدْ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اما بعد میگوید مصنف تصنیف موافق نص، حدیث سروری قادری بندہ فقیر باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قرب جوار قلعہ شورکوٹ در زمان محی الدین غلام محمدؐ متابعت علم الیقین شریعت شرف راسخ الدین شاہ اورنگ زیب عالمگیر، بادشاہ اسلام را جمیعت باد تا ابد الاباد بحرمت نون والصاد۔ این کتاب را "عین العارفین" نام نہادہ و"محک المحققین" خطاب دادہ شد۔

اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوْ

بدانکہ این چہار اسم بمثل مفتاح از لہٗ است و ہر دو جہان قفل صاحب کلید باید کہ این قفل کُل وجزرا بکشاید نہ صاحب تقلید۔ این اسم اللہ بمثل معمّٰی است و این معمّٰی را ہیچ کس نتواند کشود جز صاحب اسم مسمّٰی برزخ اسم اللہ۔ مقام الوہیت عارف باللہ را حال صاحب واصل گردد۔

اللہ بس ماسوای اللہ ہوس

واز برزخ اسم اللہ تعالیٰ مقام لاہُوت عارف باللہ را حاصل واصل

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دونوں جہانوں میں سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی نہیں ہے۔

جناب رسالت پناہ شفیع المذنبین سید السادات حضرت محمد مصطفٰےؐ، ان کی اولاد اور ان کے تمام اصحاب کرام پر درود وسلام ہو۔

بعد ازاں مصنف تصنیف سروری قادری بندہ فقیر باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قرب وجوار قلعہ شورکوٹ نص واحادیث مبارکہ کے مطابق کہتا ہے کہ شریعت مطہرہ کے علم الیقین سے مشرّف اور فرمانبردار غلام اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مضبوطی سے قائم بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ اسلام کو ابدالآباد تک نون والصاد[1] کے صدقے میں اطمینان وسکون حاصل رہے۔ میں نے اس کتاب کا نام "عین العارفین" رکھا اور "محک المحققین" (تحقیقات کرنے والوں کے لیے کسوٹی) کا خطاب دیا۔

اَللّٰہُ لِلّٰہِ لَہٗ ھُوْ

(اے طالب صادق) اچھی طرح جان لے کہ یہ چاروں نام لَہٗ سے بمنزلہ چابی کے ہیں۔ اور دونوں جہان کے قفلوں کے صاحب کلید کو چاہیے کہ وہ اس کُل وجُز کے قفل کو کھول دے۔ یہ صاحب تقلید کا کام نہیں ہے۔ یہ اسم اللہ معمّٰی کی مانند ہے۔ اور اس معمّٰی کو کوئی شخص سوائے صاحب اسم مسمّٰی برزخ اسم اللہ کے نہیں کھول سکا۔ مقام الوہیت کا حال صاحب حال عارف باللہ اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ باقی سب ہوا وہوس ہے۔

اور اسم اللہ تعالیٰ کے برزخ سے عارف باللہ کو مقام لاہُوت حاصل ہوتا ہے۔

[1] نون والصاد سے اسم خداوند کریم اور صداقت وکمالات بنی رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہے۔ (تفسیر عرائس البیان)

گردد۔ از برزخ اسم اللہ تعالیٰ مقام لاہوتی لامکانی حاصل عارف باللہ واصل۔ این چہار اسم اللہ بمثل آئینہ۔ مُرشد عارف باللہ آنست کہ آنچہ فی الدنیا والآخرۃ صحبت بہر انبیاء، اصفیاء، اولیاء، مقامات درجات طبقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غرق وحدانیت ہر یکی را مشاہدہ می نماید۔

دراین اسم اللہ آئینہ۔ ہر آئینہ ظاہر و باطن تحقیق کند معائنہ۔ چون تصور برزخ اسم اللہ در دماغ بہ بیند، صاحب سر اسرار گردد۔ واز مشاہدۂ وحدانیت غافل نباشد و خاصیت تاثیر اسم اللہ خواب ہرگز ندھد۔ و برزخ اسم لِلّٰہ بر دل تصور نقش کند۔ روشنضمیر صاحب نظیر عاقبت فنا فی اللہ فقیر۔ برزخ اسم لَہٗ در چشم تصور کند۔ برآن حجاب از چشم برخیزد۔ و بعد ازان برزخ اسم ہُو بر دو چشم تصور کند۔ بر چشم بہ بیند از سر تا قدم جز لا سوای اللہ ہمہ سوختہ گردد۔ صاحب سرمدی سرمست آن است کہ با اللہ پیوست گردد۔

آدمی مشغول با اسم اللہ انسان است۔ آدمی از غافل اللہ دیو شیطان است۔

حدیث قدسی

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ [1]

قولہٗ تعالیٰ:

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ [2]

مصرعہ: ہر کہ غافل از خدا کافر بود۔

---

[1] مرغوب القلوب۔

[2] سورہ بنی اسرائیل، ۱۷ : ۷۰

اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واصل ہو جاتا ہے۔ اسم اللہ تعالیٰ کے برزخ سے عارف باللہ واصل کو مقام لاہوتی ولامقانی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ چاروں نام آئینہ کی طرح ہیں۔ عارف باللہ مُرشد وُہ ہے، جو ہر نبی، صفی اور ولی اللہ کی صحبت میں لے جاتا ہے اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق ہو کر دنیا اور آخرت کے تمام مقامات، درجات اور طبقات ہر ایک کی وحدانیت کا مشاہدہ کراتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسم میں ایک آئینہ ہے۔ (اور مرشد) ہر ظاہری اور باطنی آئینہ کی تحقیق کرتا ہے اور اس کا معائنہ کرتا ہے۔ جب وہ برزخ اسم اللہ کے تصور کو دماغ میں دیکھتا ہے۔ تو وہ صاحب سر اسرار ہو جاتا ہے۔ وہ مشاہدۂ وحدانیت سے غافل نہیں ہوتا اور وہ تاثیر اسم اللہ کی خاصیت کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اور وہ برزخ اسم لِلّٰہ کو دل پر تصور اور نقش کرتا ہے۔ وہ صاحب نظیر روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور آخر کار فنا فی اللہ فقیر بن جاتا ہے۔ برزخ اسم لَہٗ کو آنکھوں میں تصور کرتا ہے اور آنکھوں کے سامنے سے حجاب دُور ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ برزخ اسم ہُو کا تصور آنکھوں میں کرتا ہے۔ اور سر سے قدم تک اللہ تعالیٰ کے سوا جو چیز بھی ہے، اپنی آنکھوں کے سامنے سب کو جلا ہُوا دیکھتا ہے۔ اور سرمست صاحب سرمدی وُہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ واصل ہو جاتا ہے۔

اسم اللہ کے ساتھ مشغولیت

جو آدمی اسم اللہ کے ساتھ مشغول ہے، وہی انسان ہے، اور جو آدمی اللہ تعالےٰ سے غافل ہے، وہ دیو اور شیطان ہے۔

حدیث قدسی

انسان (کامل) میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔

ارشاد خداوندی ہے:

"اور ہم نے بنی آدم کو تمام مخلوقات پر عزت اور بزرگی دی ہے۔"

مصرعہ: جو شخص خداوند کریم سے غافل ہے، وہ کافر ہوتا ہے۔

حدیث قدسی

إِذَا ذَكَرْتَنِيْ شَكَرْتَنِيْ وَإِذَا نَسِيْتَنِيْ كَفَرْتَنِيْ [1]

وہر علمی علم تفسیر و علم گیر و فقہ گیر۔ و علم تاثیر و علم دعوت تمام و علم ذکر تمام و علم فکر تست انجام۔ و علم قرب حضور وصال و علم کشف کشف القبور۔ و علم کشف الکرامات و علم ملک۔ ملک جن، دیو مؤکل کُل طبقات مقامات و علم ولایت عنایت النہایت و علم الاولیا فقر سلطان الفقرا از اسم اللہ بخوان۔ ای خوش بدان اسم اللہ باتو ماند جاودان۔

ہر کرا باشد از اسم اللہ آگاہ، ہر زمان جان دیگر، سر از اللہ زان نقش بندی۔ بجز نقاش چون ہر چہ باشد لا سوای اللہ از دل بشو۔ ترک دُنیا سر عبادت اہل دین وحب دُنیا اہل دل رالعین۔

ابیات

سہ طلاقش داد دُنیا را رسولؐ	ہر کہ دُنیا درم داد اُو نا قبول
اسم اللہ پاک با جیفہ کجا	اہل دُنیا کی بود وحدت خُدا
دین و دُنیا ہر دو بادل راہ نیست	عارفان را طلب عزّ و جاہ نیست

○

[1] الحدیث

حدیث قدسی

"جب تُو نے میرا ذکر کیا، تو گویا تُو نے میرا شکر کیا۔ اور جب تُو نے مجھے بھلا دیا، تو گویا کفر کیا۔"

اور ہر علم، علم تفسیر، علم گیر اور فقہ گیر ہے۔ اور علم تاثیر اور علم دعوت قبور کامل ہیں۔ علم ذکر اور علم فکر ابھی اپنی جگہ مکمل ہیں۔ اور علم قرب حضور وصال ہے۔ اور علم کشف القبور ہے۔ علم کشف الکرامات، فرشتہ، جن، دیو، مؤکل، کُل طبقات، مقامات پر محیط ہے۔ علم ولایت اور عنایت النہایت ہے۔ اور علم الاولیا اور فقر سلطان الفقرا کو اسم اللہ سے پڑھ۔

(اے طالب) اچھی طرح جان لے کہ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

اہل دِل کے لیے دُنیا کی محبت لعنت ہے۔

جو کوئی اسم اللہ سے آگاہ ہے، اسے ہر لحظہ دوسری جان میسر ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ سے راز حاصل ہو جاتا ہے۔ نقاش (اللہ تعالیٰ) کے علاوہ جو چیز بھی ہو، اسے دل سے دھو ڈال۔ اہل دین کے لیے ترک دنیا عبادت کی جڑ ہے۔ اور اہل دل کیلئے دُنیا کی محبت لعنت ہے۔

ابیات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا کو تین طلاقیں دیں۔ جس کسی نے آپؐ کو دنیا کا مال و زر دینا چاہا، آپ نے اُسے قبول نہیں کیا۔

اسم اللہ پاک ہے۔ (بھلا) مُردار دُنیا سے اس کا کیا تعلق؟ اہل دُنیا اللہ کی وحدت کو (بھلا دل سے) کہاں مانتے ہیں۔

دین و دُنیا دونوں کو دل کے ساتھ کوئی راہ نہیں ہے۔ عارف لوگوں کو (دنیاوی) عزّ و جاہ کی طلب نہیں ہے۔

قولهٗ تعالیٰ :

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ [1]

حدیث

اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنٌ وَّمَا فِيْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالىٰ [2]

ہر دو جہان در طی قلب است. و قلب در طی اسم اللہ است۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَرَجِعَ اللّٰهُ يُكَلِّفُ كُنْ نَشَاءَ ازان باید کرد معلوم، قلب کہ باسم اللہ نہ بر خناس ساکن نہ خرطوم نہ بر وسوسہ خطرات شیطان و نہ بر ہوای نفسانی مع اللہ عارف باللہ۔

بعد ازان اسم فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہر کہ باخاصیت اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را برزخ تصور فنا فی فقر۔ از تصور فقیر سکیکی و غریبی تواضع تمام روی دہد۔

قلب فقیر برزخ تصور الف فنا فی الف۔ از تصور شیخ اخلاص باشیخ وسودی در باطن ہر کجا کہ خواہد بعدہٗ سرود باز آید۔

بدانکہ چون اسم اللہ و تصور نقش اسم اللہ بر دل نقش منقش گردد و خناس و خرطوم از گرمی اسم اللہ بسوزد و کدورت پردۂ شیطانی دل خلاص شود دور نمود، سویدا چشم دل واضح و روشن ازل آید۔ ہر دو جہان در آید نظر بنماید شب و روز۔ نفس ہدالت و حیران و پریشان گردد۔ نفس را با مرشد جنگ وجدائی و بی اعتقادی خواہد، چراکہ مرشد قصاب کشندۂ نفس است۔ و درین مقام تصور طالب صادق را آنچہ اعتقاد ثابت قدم باید والاّ نہ طالب دید وا ہل تصور۔

---

[1] سورہ احزاب، ۳۳ : ۴

[2] نقل از عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ و ترمذی۔

ارشاد خداوندی ہے :

"اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے"۔

حدیث

"دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا سب ملعون ہے"۔

دونوں جہان قلب کی طے میں ہیں اور قلب اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔

مؤمن کا دل اللہ کی طرف راجع ہوتا ہے، اس کے معنی تک پہنچ۔ اس سے معلوم ہونا چاہیے کہ قلب اسم اللہ کے ساتھ مقیم ہے۔ نہ کہ خناس، خرطوم اور وسوسہ، خطرات شیطانی اور ہولے نفسانی، نہ مع اللہ عارف باللہ کے ساتھ۔

بعد ازاں اسم فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی برزخ تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاصیت کے ساتھ متصف ہو جاتا ہے۔ وہ فنا فی فقر کہلاتا ہے۔ فقیر کے تصور سے (عموماً) کامل مسکنت، غریبی اور تواضع کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔

فقیر کا قلب تصور برزخ فنا فی اللہ کا نام ہے۔ مرشد کے تصور سے مرشد کے ساتھ اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ اور باطن میں جہاں بھی چاہتا ہے۔ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ سرود کی طرف لوٹتا ہے۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ جب اسم اللہ اور تصور نقش اسم اللہ دل پر نقش ہو جاتے ہیں۔ اور خناس، خرطوم اسم اللہ کی گرمی سے جل جاتے ہیں اور پردۂ شیطانی کی کدورت سے دل نجات پا لیتا ہے اور صاف ستھرا ہو جاتا ہے، اور دل کی سیاہی روز ازل کی طرح واضح اور روشن ہو جاتی ہے، تو دونوں جہان اس کی نظر میں شب و روز روشن دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس کا نفس نادم، حیران و پریشان ہو جاتا ہے، نفس مرشد کے ساتھ وجدائی اور بے اعتقادی کی جنگ چاہتا ہے، اس لیے کہ مرشد قصاب کشندۂ نفس ہے۔ اس مقام پر طالب صادق کا تصور اور اعتقاد درست ہونا چاہیے اور اسے ثابت قدم رہنا چاہیے۔ ورنہ وہ طالب نہ دیدار کے لائق اور نہ تصور کے قابل ہوگا۔

بیت

ای باہوؒ! ذکر حق باز ماند از ہوا — دم بدم معراج باشد باخُدا
گر ترا باور نہ ای این راہزن — لِی مَعَ اللّٰہِ بشنوی نبویؐ سخن

حدیث

لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ[1]

از ہر قسم طالبی کہ طلب از اللہ تعالیٰ کند، اوّل طلب پیر و مرشد کامل۔

کامل کرا گویند؟ مرشد کامل آنست کہ بی محنت و بی مشقت و بی ریاضت، بی مجاہدہ، بی ذکر فکر آنچہ مخلوقات موجودات ہژدہ ہزار عالم کُل مقامات تماشہ نمودار بنماید۔ و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدخل کند، و باہر یکی اولیاء اصفیاء، انبیاء آنچہ فی الارض والسمٰوٰت است، حیات ممات دست مصافحہ کناند و ظاہر و باطن۔

حدیث

کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٍ لِظَاہِرٍ فَہُوَ بَاطِلٌ وَّجَہْلٌ[2]

از راہ برزخ نقش اسم اللہ ذات اللہ تعالیٰ۔ برزخ اسم اللہ تصور فنا فی اللہ این است۔ تصور اسم اللہ تاثیر گرمی از آتش سوختن وجود تمام، خواب حرام و خوردن مجاہدہ و خواب مشاہدہ، ذکر مستی سکر جذب بی واسطہ جاری گردد مستی ہوشیاری و خواب بیداری

۱؎ بحر الاسرار، ص ۶۰ ۲؎ الحدیث

بیت

اے باہوؒ! ذکرِ حق کی وجہ سے نفسانی خواہشات دُور ہو جاتی ہیں۔ اور ہر لحظہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ معراج حاصل ہوتی ہے۔

اے راہزن! اگر تُو اس پر یقین نہیں رکھتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لِی مَعَ اللّٰہِ والی بات سُن۔

حدیث

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے، جس میں نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے۔ اور نہ کسی نبی مرسل کی۔"

ہر قسم کے طالب کو اللہ تعالیٰ سے جو پہلی طلب کرنی چاہیے، وہ یہ ہونی چاہیے کہ اُسے پیر و مرشد کامل عطا کرے۔

کامل مرشد کی پہچان

کامل کس کو کہتے ہیں؟ مرشد کامل وُہ ہے، جو بغیر محنت، مشقت، ریاضت، مجاہدہ، ذکر فکر اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات، موجودات اور کُل مقامات کا تماشا دکھلا دے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کر دے۔ اور ظاہری اور باطنی طور پر ہر نبی، صفی، اور ولی اللہ اور جو کچھ زمین و آسمان میں زندہ اور مُردہ ہے، سے دست مصافحہ کرا دے۔

حدیث

"ہر ایک باطن جو کہ ظاہر کے مخالف ہو، وہ (سراسر) باطل اور نادانی ہے۔"

برزخ کے طریق سے نقش اسم اللہ ذات خداوندی ہے۔ تصور برزخ اسم اللہ فنا فی اللہ ہی ہے۔ تصور اسم اللہ کی آگ کی گرمی کی تاثیر سے تمام وجود جل اُٹھتا ہے۔ کھانا، (پینا)، سونا سب حرام ہو جاتا ہے۔ مجاہدہ مشاہدہ بن جاتا ہے۔ ذکر، مستی، سُکر، جذب بے واسطہ جاری ہو جاتے ہیں۔ مستی ہوشیاری اور خواب بیداری سب برابر

تصور برزخ فنا فی اللہ قلب اللہ تصور اللہ از برزخ تصور اللہ را استغنیٰ تمام۔ و بی غم بلا کلام توکلت جز شکر روی دید برزخ تصور فنا فی ہُو۔ نہ شب قرار نہ روز آرام ازل ابد یکم گام عشق محبت در رضای روی دہد۔ قلب ہُو تصور ہُو۔

حدیث

لَاتَجْلِسُوْا مَعَ اَهْلَ بِدْعَةٍ ، اَهْلُ الْبِدْعَةِ اَهْلُ النَّارِ [۱]

فقیر کہ صاحب حضور است، آنرا نہ خواب و نہ خواب و خیال، دائم الوصال صاحب تفکر یعنی جمال۔

حدیث

اَلتَّفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ [۲]

طرفہ زدیکدم بگذرد سالہا۔

حدیث

تَفَكَّرُوْا فِيْ نِعْمَائِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ [۳]

از ذات اسم اللہ ذکر اللہ ہیچ نعمت افضل تر نیست۔ شخصی را کہ در نماز یا در ذکر و یا در فکر خطرات رُخ نماید، یقین داند کہ ہنوز در دل اُو طلب دُنیا است۔ طلب مولیٰ ندارد۔

مُرشد آنست کہ اوّل طالب را بی خطرات ذات نماید۔ ذات بمثل فرشتہ و خطرات بمثل سگ است۔ دل بمثل خانہ۔

حدیث

لَايَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ بَيْتِ الْكَلْبِ [۴]

---

[۱] الحدیث۔ [۲] زین الحلم شرح عین العلم از حضرت ملّا علی قاریؒ [۳] تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيَاتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ (اس کی نشانیوں پر غور کرو، اور اس کی ذات میں غور نہ کرو)، نقل از عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملّا علی قاریؒ۔
[۴] امام بخاری، جامع الترمذی، مشکوٰۃ۔

ہوتے ہیں۔ فنا فی اللہ قلب کا تصور برزخ تصور اسم اللہ ذات سے پوری طرح مستغنی ہے۔ اور بے غم اور بغیر کلام کے توکل کے ساتھ، اظہار شکر کے بغیر فنا فی ہُو کے برزخ میں محو، اُسے نہ رات کو قرار آتا ہے اور نہ ہی دن کو ابدی آرام نصیب ہوتا ہے۔ اُسے ایک ایک قدم پر عشق و محبت اور رضائے الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اس کا قلب ہُو، اور تصور ہُو ہوتا ہے۔

حدیث

"اہل بدعت کے پاس مت بیٹھو، (کیونکہ) اہل بدعت دوزخی ہوتے ہیں"۔

فقیر جو صاحب حضور ہے۔ اسے نہ خواب اور نہ ہی خواب و خیال سے کچھ واسطہ ہوتا ہے۔ وہ ایسا صاحب تفکر ہے، جو ہمیشہ وصال و جمال الٰہی سے سرفراز رہتا ہے۔

حدیث

"اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ایک ساعت کے لیے غور کرنا دونوں جہاں کی عبادت سے بہتر ہے"۔

سالہا سال کی مدت ایک لحظہ میں گزر جاتی ہے۔

حدیث

"اس کی نعمتوں پر غور کرو، اور اس کی ذات میں غور نہ کرو"۔

اسم اللہ ذات سے، ذکر الٰہی کی نعمت سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔

جس شخص کو نماز میں، یا ذکر میں اور یا فکر میں خطرات پیش آتے ہیں، یقین جانو کہ ابھی اُس کے دل میں طلب دُنیا ہے۔ وہ (حقیقی معنوں میں) طلب مولیٰ نہیں رکھتا۔

مُرشد (کامل) وہ ہے جو پہلے طالب کو بغیر خطرات کے ذات کا مشاہدہ کرائے۔ ذات فرشتہ کی مانند ہے اور خطرات بمنزلہ کتے کے ہیں۔ دل مثل گھر کے ہے۔

حدیث

"جس گھر (دل) میں کتا رہتا ہے، اس گھر (دل) میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہو سکتے"۔

فکر نیز باید۔

حدیث

لَذَّتُ الْاَفْکَارِ خَیْرٌ مِّنْ لَذَّتِ الْاَذْکَارِ ط [1]

باذکر دم بستن وحبس کردن ودل حبس ذکر این کار نامردان رسم کفار است۔

ازان طریقہ دور بیزار باشد۔ ہنوز مرشدیکہ در ریاضت خود در رنج است نامحرم از گنج است آن۔ گرسنگی ریاضت باطن دیگر است کہ نزدیک مردم بیرد و نزدیک اللہ گرسنہ و نزدیک مردم اہل آب شرب و نزدیک اللہ تشنہ است۔ با دولت گنج فقر بہشت است و بوستان بی دوست خاک بر سر جاہ و تونگری تا دوست درکنار نباشد، بکام دل از ہیچ نعمتی نتوانی کہ برخوری۔

بیت

از دل برون کنم غم دنیا و آخرت　　یا خانہ جای رخت بود یا خیال دوست

مرشد و طالب کامل مرشد را ہیچ کس و ہیچ گناہ نفس شیطان سلب نشود، چنانچہ گناہ نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام و ثواب حضرت خضر علیہ السلام در سورۃ کہف فی الواقع است۔ بر فقرای ظن بد نباید من برد۔

حدیث

ظَنُّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا ط [2]

حدیث

ذِکْرٌ بِلَا فِکْرٍ کَمَا صَوْتُ الْکَلْبِ ط [3]

[1] الحدیث [2] الحدیث [3] الحدیث

فکر بھی کرنا چاہیے۔

حدیث

"افکار کی لذت ذکر اذکار کی لذت سے بہتر ہے۔"

سانس بند کرکے ذکر کرنا اور سانس کو روکنا اور دل کو قید کرکے ذکر کرنا یہ نامردوں کا کام ہے اور کفار کی رسم ہے۔

اس طریقہ سے (طالب صادق) دور اور بیزار رہتا ہے۔ جو مرشد ابھی خود اپنی ریاضت میں تکلیف میں ہے، وہ خزانہ (الہٰی) سے نامحرم ہے۔ باطنی ریاضت کی بھوک ایک دوسری چیز ہے، جو عوام کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں رکھتی، لیکن اللہ تعالیٰ اور اللہ والوں کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ فقر کی دولت و خزانہ (گویا) بہشت ہے۔ اور بغیر دوست کے جاہ و دولتمندی کے سر پر خاک ہو۔ جب تک دوست پہلو میں نہ ہو، تو دل کی مرضی کے مطابق کسی نعمت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔

بیت

میں تو غم دنیا و آخرت دل سے نکال دیتا ہوں، کیونکہ گھر یا تو سامان رکھنے کے لیے ہوتا ہے یا پھر خیال دوست کے لیے ہوتا ہے۔

مرشد کامل کی وجہ سے طالب سے نفس و شیطان کی ترغیب سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ (بچے کا قتل) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک (بظاہر) گناہ، مگر حضرت خضر علیہ السلام کے نزدیک ثواب تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ سورۂ کہف میں درج ہے۔ فقراء کے نزدیک بدگمانی درست نہیں ہے۔

حدیث

"مومنین کا گمان خیر کا ہوتا ہے۔"

حدیث

ذکر بغیر فکر کے گویا کتے کی آواز ہوتی ہے۔

حرفی کہ برد بدوست کتاب جلد پوست نہ پراگندہ خطاب اوست۔

الف لام الحرفیست بلوح خمر کہ ناظران مرشد صاحب نظرش میدھند و طالب اللہ لشکر دل میخوانند حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حاصل واصل گردد۔

باید دانست کہ کشف کرامات، کشف قلوب این ہمہ مقام ناسوتی است۔ وطالب او ناسوت۔

در فقر این مقام ابتدائی گو زیانست، واصلان نہ بحق راضی است۔

حدیث

اَغْمِضْ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعْ فِي قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ [1]

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اقرار روزی کہ نیست جز موجود معبود کسی دیگر اللہ۔

پس جای دیگر امیدوار بودن وسوال کردن، احتیاج بردن و از کسی ترسیدن موجب کفر و شرک است۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گفتن دیگر است۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شنیدن دیگر است۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بودن دیگر است۔ اگر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ از جلالیت بر زمین افتد، ہمہ سوختہ نابود گردد۔

حدیث

كُلُّ الْعَالِمِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْعَامِلِيْنَ وَكُلُّ الْعَامِلِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْخَائِفِيْنَ

[1] الحدیث

کتاب کا وہ حرف جو دوست کی طرف سے جاتا ہے، وہ چمڑے کی جلد میں ہوتا ہے، وہ بکھرا ہوا نہیں، بلکہ اس کا کلام ہوتا ہے۔

الف لام ایک حرف ہے، جو لوح محفوظ پر (گویا) شراب طہورا ہے جسے صاحب نظر مرشد دیکھنے والوں کو دیتے ہیں اور طالب اللہ دلی تشکر یہ کے ساتھ حسبی اللہ وکفی باللہ پڑھ کر واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ کشف و کرامات اور کشف قلوب یہ سب ناسوتی مقامات ہیں، اور ان کا طالب ناسوتی ہے۔

فقر میں یہ ابتدائی مقامات گویا نقصان دہ ہیں۔ عاشق لوگ حقیقت میں ان (مقامات) سے راضی نہیں ہیں۔

حدیث

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا:
"اے علیؓ! تو اپنی آنکھیں بند کر کے ذکر قلبی کیا کر۔ تمہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آواز سنائی دے گی۔"

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ روز ازل سے یہ اقرار لیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دوسرا معبود نہیں۔

پس کسی اور جگہ امیدوار ہونا، سوال کرنا، حاجت لے جانا اور کسی سے ڈرنا کفر اور شرک کا موجب ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا دوسری چیز ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سننا دوسری چیز ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہونا دوسری چیز ہے۔

اگر جلالیت کے سبب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زمین پر پڑے، تو تمام اشیا جل کر نابود ہو جائیں۔

حدیث

یعنی تمام عالم مردہ ہیں، مگر عمل کرنے والے اور تمام عمل کرنے والے مردہ ہیں،

وَكُلُّ الْخَائِفِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْمُخْلِصِيْنَ [1] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

صدق داشت عاملون و کفار زبان اگر تصدیق دل نباشد، منافع نیست۔ نزدیک اللہ تعالیٰ کہ عیب الغیب دان دل است ۔ اوّل آدمی را تحقیق کند کہ ظاہر صورت آدمی است و باطن صورت گاؤخر است ۔

حدیث

مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُ ط

آدمی آنست کہ بدل حُبّ مولیٰ اگر آدمی داند ۔

قولہٗ تعالیٰ :

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ط قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ط وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ [2]

بدانکہ نہ فقر بمثل سیم و زر است و علم علما بمثل صراف محک است ۔ ہر کہ باعلم علماء جسد قلب کند راس ۔ و راس علماء کرا گویند کہ در خوی بُوی خُلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد، غالب بر نفس و روزگار دُنیا ۔ شوم طمع و رد کند شیطان را ۔ علم آنرا گویند کہ از معرفت الٰہی معلوم برسد ۔ بدانکہ در قرآن اللہ تعالیٰ دُنیا را ہیچ جا عزت نداده ۔ قولہٗ تعالیٰ :

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ [3]

---

[1] الحدیث [2] سورہ البقرہ، ۲ : ۲۶۰ [3] سورہ الشعراء، ۲۶ : ۸۸ - ۸۹

مگر ڈرنے والے اور تمام ڈرنے والے مُردہ ہیں، مگر مخلص لوگ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں ۔

عاملوں اور کفار کی زبان سے اگر تصدیق دل نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو دلوں کا حال جانتا ہے، کوئی فائدہ نہیں پہلے آدمی تحقیق کرے، کیونکہ آدمی کا ظاہر اسکی صورت ہی ہے ۔ اور باطنی طور پر گاؤخر (دنیاوی خواہشات) کی صورت ہے ۔

حدیث

"جس نے کسی قوم سے محبت کی، وہ اسی میں سے ہو گیا"

انسان تو وہی ہے، جو دل میں مولیٰ کی محبت رکھتا ہے، اگر وہ جانے ۔

ارشاد خداوندی ہے :

"اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ فرمایا! کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کیا یقین تو ہے، لیکن اطمینان قلبی چاہتا ہوں۔ فرمایا! (اچھا) چار اُڑنے والے پرندے لے کر اپنے ساتھ سدھا لے۔ پھر اُن کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے۔ پھر اُن کو بلا۔ وہ تیرے پاس دوڑتے ہوتے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔"

(اے طالب صادق!) جان لے کہ فقیری سیم و زر کی مانند نہیں ہے۔ اور علماء کا علم صراف کی کسوٹی کی طرح ہے۔ جو کوئی علماء کے علم کے ساتھ جسم و جان کے ساتھ موافقت کرتا ہے۔ اور علماء کے ساتھ موافقت کسے کہتے ہیں؟ اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں خُلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خو بُو رچ جائے۔ وہ نفس اور معاملات دُنیا پر غالب آ جائے اور شیطانی طمع و لالچ سے کنارہ کش ہو جائے۔ علم اس کو کہتے ہیں کہ وہ اس سے معرفت الٰہی کے حصول تک پہنچے۔ (اچھی طرح) جان لے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو کسی جگہ حُرمت و عزت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے :

"وہ دن جبکہ نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد، لیکن وہ نفع میں رہے گا، جو اللہ تعالیٰ

قولہٗ تعالیٰ :

اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ [1]

حدیث

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ [2]

حیاتی اُو نیک اعمال است ۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام دُنیا نداشت مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ بُود ۔ الآخرۃ نبود ۔ این مزرعہ درباب وجود سیاحت ۔ بدلی کہ حُبِّ اصحابِ دُنیا باشد و بُودی و دوستی مولیٰ ندارد ۔ ازان دل آتش دوزخ پیدا خواہد شُد ۔ نشان آتش دوزخ حرص است ۔

حدیث

حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَسْعَیٰنِ فِیْ قَلْبٍ وَاحِدٍ
کَالْمَاءِ وَالنَّارِ فِیْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ [3]

فقر دو قسم است :

مُوْصِل وَاَہل ممزوب

---

[1] سورہ مائدہ ، ۵ : ۵۴

[2] احیاء العلوم از امام غزالیؒ ، ج ۴ ، ص ۱۴

[3] الحدیث

کے پاس قلب سلیم لائے گا۔"

ارشادِ خداوندی ہے :

"وہ مؤمنوں پر نرم دل ہیں (اور) کافروں پر زبردست ہیں"۔

حدیث

"دُنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا :

مُلُوْکُ الْجَنَّۃِ فَاْتُوْنَ یَوْمًا بِیَوْمٍ

(کہ جنّت کے بادشاہ وہ ہوں گے، جو دن کا دن میں خرچ کرتے ہیں) (یعنی جو آتا ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے ڈالتے ہیں) "لہٰذا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا یہ ہے کہ رات کو جو ملے، وہ دن کو خرچ کر دے اور جو دن میں دستیاب ہو، وہ رات کو اٹھا دے"۔)

اس کی زندگی نیک اعمال سے عبارت ہے ۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام دنیا (کا مال و اسباب) نہیں رکھتے تھے ۔ ان کو آخرت اور آخرت کی کھیتی سے واسطہ تھا ۔ یہ کھیتی سفر و سیاحت کے بارے میں ہے ۔ جس دل میں کہ دُنیا داروں کی محبت ہے اور ہو گی اور مولیٰ سے الفت نہیں ہو گی، اس دل سے دوزخ کی آگ پیدا ہو گی ۔ دوزخ کی آگ کی نشانی طمع و حرص ہے ۔

حدیث

"دین و دنیا کی محبت (بیک وقت) ایک دل میں نہیں سما سکتی، جیسا کہ پانی اور آگ ایک برتن میں یکجا نہیں ہو سکتے"۔

فقر کی اقسام

فقر کی دو قسمیں ہیں :

ملے ہوئے اور پکے ہوئے (بغیر حساب کے)

آنکہ سالک مزاب . بلکہ ایشان محتاج اند . و فقر لایحتاج -

حدیث

اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ [1]

و کُلّی احتیاج اُوست -

حدیث

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ [2]

فقر : یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ [3]

مقام فقر : رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ [4]

شکم فقیر تنور و خوردن فقیر نُور و خواب فقیر حضوری شنوائی ، دیدار بہشت مزدوری -

حدیث

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ [5]

قولہٗ تعالٰی : مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی [6]

از ریاضتی کہ روز بروز مشاہدہ و راہ روان ترقّی نشود ، آن را ریاضت راہزن و عمر ضائع کنید -

حدیث

اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ [7]

قولہٗ تعالٰی : اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ [8]

---

[1] عین العلم از حضرت علامہ ملّا علی قاریؒ [2] عین العلم شرح زین الحلم از حضرت علامہ ملّا علی قاریؒ -

[3] سورہ مائدہ ، ۵ : ۵۴ [4] سورہ البیّنۃ ، ۹۸ : ۸ [5] الحدیث [6] سورہ النجم ، ۵۳ : ۱۷

[7] نقل از عوارف معارف [8] سورہ حجرات ، ۴۹ : ۱۳

اور یہ کہ سالک مزاب (ٹپکا ہُوا) ہے ، بلکہ وہ محتاج ہیں اور فقیر (اللہ تعالیٰ کے سوا) کسی کا محتاج نہیں -

حدیث

"فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا "

اور تمام دوسرے لوگ اس کے محتاج ہیں -

حدیث

"میں مُنہ کے بل گرانے والے فقر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں "

اللہ فقراء کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ اللہ کو دوست رکھتے ہیں -

مقام فقر یہ ہے : اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہیں -

فقیر کا پیٹ تنور ہے اور فقیر کا کھانا نور ہوتا ہے . اور فقیر کی نیند حضوری اور شنوائی ہے . بہشت کا دیدار (اس کے نزدیک) مزدوری ہے -

حدیث

"طالب دُنیا ہیجڑا ، اور طالب عقبیٰ مؤنث اور طالب مولیٰ مذکر ہوتا ہے "

ارشاد خداوندی ہے :

"بھکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی "

اس ریاضت سے جس میں روز بروز مشاہدہ نہ ہو اور راہ رواں میں ترقی نہ ہو ، اُس کو راہزن کی ریاضت کہیں گے . اور یہ عمر ضائع کرنے کے مترادف ہے -

حدیث

"سکون (آرام کرنا) اولیاء اللہ کے قلوب پر حرام ہے "-

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وُہ ہے ، جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار ہے "

بیت

باہُوؒ خواب خوردن شُد مرادائم وصال — این چنین فقر یابد لازوال

ثمر دلیست علم قیل وقال، سراسر سر دردیست وفقر تیغ ذکرِ عشق نفس راکُشتن غزاوجوان مردلیست۔

حدیث

رَجَعْنَامِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ ؕ [1]

ابیات

آن راکہ قضا زخیل عشّاق نوشت — آزاد مسجد است فارغ از کنشت

دیوانۂ عشق راچہ ہجران چہ وصال — ازخویش گوشہ راچہ دوزخ چہ بہشت [2]

○

یک سخن اجازت بہتر است از ہزار۔

حدیث

اَلْمُرِیْدُ لَایُرِیْدُ ؕ [3]

بمثل رابعہؒ و بایزیدؒ۔

---

[1] نقل ازکتاب بیہقی والتشرف۔

[2] رباعیات ابوسعید ابوالخیر (رباعی ۔ ۱۴۳) [3] الحدیث

بیت

اے باہوؒ! میرا کھانا (پینا) اور سونا میرے لیے ہمیشہ وصال کا سبب بن گیا ہے۔ اس قسم کا فقر لازوال بنتا ہے۔

قیل وقال کے علم کا حامل مرد نہیں ہے، بلکہ یہ سراسر سر دردی ہے۔ اور فقر ذکر کی تلوار اور عشق نفس کو قتل کرتا اور اس کے خلاف جہاد کرتا ہے اور فقر ہی جوانمردی ہے۔

حدیث

"ہم نے جہاد اصغر[1] سے جہاد اکبر[2] کی طرف رجوع کیا ہے۔"

ابیات

جس شخص کو قضا نے عشّاق کے زُمرے میں لکھ لیا۔ وہ مسجد سے آزاد ہے، اور بُت خانہ سے بھی فارغ ہے۔

عشق کے دیوانہ کے لیے ہجر اور وصال برابر ہیں۔ جس نے گوشۂ خلوت اختیار کرلیا، اس کے لیے دوزخ اور بہشت برابر ہیں۔

اجازت کی ایک بات ہزار باتوں سے بہتر ہے۔

حدیث

"مُرید وہی ہے، جو کسی بات کی خواہش نہ رکھے۔"

حضرت رابعہ (البصریؒ)، اور بایزید (بسطامیؒ) کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیے۔

---

[1] جہاد اصغر سے مُراد کفار کے ساتھ جدال وقتال ہے۔

[2] جہاد اکبر سے مجاہدۂ نفس مُراد ہے۔

حدیث

إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ [1] ط

وسوا مراتب اُو۔

قولہٗ تعالیٰ: وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ [2] ط

گردد، بلکہ مرتبۂ اُو۔

قولہٗ تعالیٰ: اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ [3] ط

فقیر صاحب مالک الملک شود۔ خطرات از دل محو۔

حدیث

لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ [4] ط

بیت

در وجود نفس پلید جامۂ پاک چہ سود — در دل ہمہ شرک سجدہ بر خاک چہ سود

منشین بمجلس اہل بدعت و گمراہ۔

حدیث

اِسْمُ اللّٰهِ شَيْئٌ طَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ طَاهِرٍ لَا يَدْخُلُ فِي النَّجَاسَةِ [5] ط

طالب اللہ را باید کہ اوّل طلب پیر کامل کند۔ پیر کامل را چہ نشان است؟ کُنْ

---

[1] نقل از مرغوب القلوب، ص ۱۸، و انیس الطالبین از حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبندیؒ، ص ۶۳۔

[2] سورہ محمد، ص ۴۷ : ۳۸ [3] سورہ البقرہ، ۲ : ۲۰

[4] کیمیای سعادت از امام غزالیؒ و مرغوب القلوب تبریزیؒ۔ [5] الحدیث

حدیث

"جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے، تو وہ خُدا ہی ہوتا ہے"۔

اور اس کے متعدد مراتب ہوتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

"اور اللہ مستغنی ہے اور تُم سب فقیر ہو"۔

بلکہ اس ذات کا مرتبہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"۔

فقیر صاحب مالک الملک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل سے خطرات و خدشات دُور ہو جاتے ہیں۔

حدیث

"دل کی حضوری کے بغیر نماز نہیں ہوتی"۔

بیت

وجود میں تو پلید نفس ہے، تو پھر پاک لباس پہننے کا کیا فائدہ؟ جب دل میں سب شرک موجود ہو، تو پھر خاک پر سجدہ کرنے کا کیا فائدہ؟

اہل بدعت و گمراہ کی مجلس میں مت بیٹھو۔

حدیث

"اللہ کا نام پاک ہے، وہ پاک جگہ ہی میں قرار پاتا ہے۔ وہ نجاست میں داخل نہیں ہو سکتا"۔

طالب (مولیٰ) کو چاہیے کہ پہلے پیر کامل کی تلاش کرے۔ کامل پیر کی نشانی کیا ہے؟ پیر کامل کی شان یہ ہے کہ جس چیز کے لیے وہ کہہ دے، وہ ہو جاتی ہے۔ اور ناقص مرشد

نیکوئی اُو شانست . وطالب را دست ناقص گرفتن تمام زیان است مُرشد کامل بمثل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مُرشد ناقص بمثل شیطان کہ راہزن طالبان عمر برباد و ضائع .

ابیات

گر بخواہی وحدتش ہر مقام — دست بیعت گیر از فقیر شو غلام
شُد غلامش ہر کہ اُو را راہِ اُو — زعرش بالا گشت منزل جاہ اُو
شو فقیر ، شو فقیر ، شو فقیر — دست گیر عاجزان دست گیر
باہُوؒ بہ بد دوزخ نباشد ہیچ چیز — با فقیر فی اللہ بشنوی جان عزیز
بخوش شُما زاہد بخوش تسبیح ثناء — عالم فاضل بخوش مطالعہ و قضاء

○

عاشق بخوش رضا فقیر بخوش نفس فناء

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :

عَیْنَكَ وتعالیٰ ط[1]

اگر قدم در فقر نہی ۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ[2] بخوان ۔

قولہٗ تعالیٰ :

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط[3]

بدان :

---

[1] الحدیث — [2] سورہ الذّٰریٰت، ۵۱ : ۵۰

[3] سورہ آل عمران ، ۳ : ۹۲

کا ہاتھ پکڑنا نقصان ہی نقصان ہے ۔ مُرشد کامل بمنزلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور مُرشد ناقص شیطان کے مثل ہے ، جو طالبوں کے لیے راہزن ہے ، اس کی وجہ سے عُمر برباد اور ضائع ہو جاتی ہے ۔

ابیات

اگر تو ہر مقام پر وحدت الٰہی چاہتا ہے ، تو کسی فقیر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دے اور اُس کا غلام ہو جا ۔

جو کوئی اس کا غلام ہو گیا ، تو اس کا راستہ صاف ہو گیا ۔ اس کی منزل اور مرتبہ عرش سے بھی بالا ہو گیا ۔

تو فقیر ہو جا ، فقیر بن جا ۔ فقیری اختیار کر لے ۔ دستگیر بن کر تُو عاجزوں کی دستگیری کر ۔

اے باہُوؒ ! دوزخ سے بڑھ کر اور کوئی بُری چیز نہیں ۔ اے جان عزیز ! تو سُن ! کہ فقیر (ہمیشہ) اللہ میں مستغرق رہتا ہے ۔

اے زاہد ! تم خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ثنا کرتے رہو ۔ اے عالم فاضل ! تم خوشی سے مطالعہ کرتے رہو اور قضا و قدر پر تکیہ کیے رکھو ۔

عاشق اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش و خرم رہتا ہے اور فقیر خوشی سے اپنے نفس کو قتل کرتا ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"اپنی آنکھوں کی حفاظت کر (یعنی نگاہ بد سے بچ) ، اور اوپر اللہ تعالےٰ کے پاس آجا ۔"

اگر تُو فقر میں قدم رکھے ، تو "اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو" پڑھ ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"تُم ہرگز اس وقت تک نیکی حاصل نہ کر سکو گے ، جب تک کہ تُم اپنی عزیز ترین چیز راہ خدا میں خرچ نہ کرو گے ۔"

(اے طالب صادق !) ، تُو (اچھی طرح) جان لے ۔

قولہٗ تعالیٰ :

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ؕ [1]

بشناس از دل وجان ۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ ؕ [2]

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

ابیات

باہوؒ ذکر حق باز ماند از ہوا — دمبدم معراج باشد از خُدا

گر تُرا باور نہ ای این راہزن — لِي مَعَ اللّٰهِ بشنوی نبویؐ سخن

حدیث

لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ ؕ [3]

فقر دریای وحدانیت ربانی است. غواصان فقر یا در گنج بگیرند یا تلاطم موج بمیرند. عارف باید. عارف کرا گویند؟ ہیچ عارف بمثل خس بر آب ندویدہ است و ہیچ عارف بمثل مگس بر ہوا پریدہ نیست. حقیقت ازل ابد آنچہ فی الدُّنیا است، از ہیچ عارف پوشیدہ نیست۔

عارف چند قسم است :

عارف شریعت دیگر است. عارف طریقت دیگر است. عارف حقیقت

[1] سورہ ہود، ۱۱ : ۶ [2] الحدیث [3] بحر الاسرار، ص ۶۰

ارشاد خداوندی ہے :

"اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔"

دل وجان سے پہچان لے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"جس کا مولیٰ ہے، اس کا سب کچھ ہے۔"

اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس

ذکرِ حق سے نفسانی خواہشات دُور ہو جاتی ہیں

ابیات

اے باہوؒ! ذکرِ حق کی وجہ سے نفسانی خواہشات دُور ہو جاتی ہیں اور ہر لحظہ خداوند تعالیٰ سے معراج حاصل ہوتی ہے۔

اے راہزن! اگر تجھے اس پر یقین نہیں ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لِي مَعَ اللّٰهِ والی بات سن۔

حدیث

"خداوند تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کا میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے، جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی۔"

فقر وحدانیت ربانی کا دریا ہے۔ فقر کے غوطہ خور یا خزانے کے موتی حاصل کرتے ہیں یا پھر موجوں کے تھپیڑوں میں آ کر جان دے دیتے ہیں۔ انسان کو عارف ہونا چاہیے۔ عارف کسے کہتے ہیں؟ کوئی عارف خس وخاشاک کی طرح پانی پر نہیں تیرا ہے، اور کوئی عارف مکھی کی مانند ہوا میں نہیں اڑا ہے۔ دُنیا میں ازل ابد کی جو کچھ بھی حقیقت ہے، وہ کسی عارف سے پوشیدہ نہیں ہے۔

عارف کی چند قسمیں ہیں :

عارف شریعت اور ہے۔ عارف طریقت اور ہے۔ عارف حقیقت اور ہے۔

دیگراست۔ عارف معرفت دیگراست۔ عارف فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ دیگراست۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ [1] ط مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ [2]

بعضی عارف روحانی، بعضی عارف نفسانی۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ [3] ط

بعضی عارف شیطانی۔

قولہ تعالیٰ: یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطَانَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ [4] ط

بعضی عارف قلبی، جسمانی، بعضی دُنیا فانی۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ:

تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ [5] ط

بعضی عارف فقیر فنا فی اللہ سرِّ ربانی۔

حدیث قدسی

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ [6] ط

بدانکہ اہلِ علم قاری و از اہلِ تصوف فقیر مسمّٰی با اسم اللہ ذات صاحب معمّٰی این راہ صاحب آگاہ است۔

روی طالب دُنیا دیدن گناہ بمطلب مجذوب دیگراست۔ و مطلب محبوب

---

[1] شرح خواجہ ایوب المنہج القوی، ج ۲، ص ۵۸۰، شرح شیخ فریدالدین عطارؒ۔ [2] الحدیث [3] تفسیر عرائس البیان، فصوص الحکم از ابن عربیؒ [4] سورہ یٰس، ۳۶: ۶۰ [5] عین العلم و ابن ماجہ و مشکوٰۃ ص۴۴۴ [6] نقل از مرغوب القلوب، حاشیہ مثنوی معنوی چاپ علاؤ الدولہ۔

عارف معرفت اور ہے۔ (اور) عارف فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ اور ہے۔

حدیث

"جس نے اپنے رب کو پہچانا، پس اس کی زبان گنگ ہو گئی۔ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا، پس اس کی زبان لمبی ہو گئی۔"

بعض عارف روحانی ہوتے ہیں اور بعض عارف نفسانی ہوتے ہیں۔

حدیث

"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ پس اُس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔"

بعض عارف شیطانی ہوتے ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

"کیا میں نے تم سے نہ کہہ رکھا تھا۔ اے اولادِ آدمؑ! کہ تم شیطان کی تابعداری نہ کرنا، کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

بعض عارف قلبی ہوتے ہیں، بعض جسمانی اور بعض عارف فانی دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"دُنیا سے مُنہ موڑنا تمام عبادتوں کی جڑ ہے۔ اور دُنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔"

بعض عارف فقیر فنا فی اللہ سرِّ ربانی ہوتے ہیں۔

حدیث قدسی

"انسان (کامل) میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔"

جان لے کہ اہلِ علم قاری اور اہلِ تصوف میں سے فقیر مسمّٰی باسم اللہ ذات صاحب معمّٰی اس راستے سے آگاہ و واقف ہے۔

طالب دُنیا کا مُنہ دیکھنا گناہ ہے۔ مجذوب کا مطلب اور ہے۔ اور محبوب کا

دیگراست و مطلب محبوب دیگر است راہ فقر مجذوب سالک و سالک مجذوب نیست۔
فقر بمرتبۂ جاہ نیست۔ یک نظر اللہ تعالیٰ برحمت نگاہ است۔ علماء قول و فعل، فقیر را
دم قدم، دم بتوحید خدا و قدم بشریعت متابعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بمثل صرف صرّاف است و شریعت بمثل محک و فقر بمثل سیم و زر است۔ قالب
قلب شود و راس راس۔ علم شریعت کرا گویند؟ علم آنست کہ از شر شیطان نفس
بیرون کشد۔ امر معروف اختیار کند۔ در طریقت چہ چیز حاصل شود؟ طلاق دھد دُنیا را
و اہلِ دُنیا را کہ در قرآن دُنیا را ہیچ جا عزت نیست۔

قولہ تعالیٰ: اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ [1]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حُبُّ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ لَا يَسْعَنِيْ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ كَالْمَاءِ
وَالنَّارِ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ [2]

شخصی کہ از دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشتہ و دُنیا و شیطان و لذت نفس را
شناختہ و دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را پشت انداختہ، برآن درویش فقیر مرشد اعتبار
نباید آورد کہ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار، از برای شوم طمعی و بی قرار فقیر محتاج است۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِّ [3]

فقر از ہر دو جہان مستغنی ولایحتاج باید۔

حدیث

اَلْفَقْرُ لَا يَحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ [4]

تصوّف چیست؟ تصوّف خاص سخنان خدا را گویند و صاحب تصوّف چیست؟

[1] سورہ مائدہ، ۵: ۵۴ [2] الحدیث
[3] عین العلم شرح زین الحلم از حضرت علامہ ملا علی قاریؒ [4] ایضاً

مطلب اور ہے اور محبوب کا مطلب اور ہے۔ راہِ فقر کا مجذوب سالک ہوتا ہے، لیکن
سالک مجذوب نہیں ہے۔ فقر جاہ کے مرتبہ پر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک نگاہ رحمت
کی نگاہ ہوتی ہے۔ علماء کے قول و فعل (میں تضاد ہوتا ہے)، فقیر کے دم قدم (میں برکت
ہوتی ہے)، اس کا دم توحید خداوندی سے منسلک ہوتا ہے۔ اور اس کا قدم حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور متابعت میں اُٹھتا ہے۔ اس کا دم قدم مثل صرف
صرّاف ہوتا ہے۔ اور اس کی شریعت مثل کسوٹی اور اس کا فقر مثل سیم و زر ہوتا ہے، اس کا
بدن قلب ہوتا ہے، اور سر سر ہوتا ہے۔ علم شریعت کسے کہتے ہیں؟ علم وُہ ہے کہ جو
شر شیطان و نفس سے باہر نکالتا ہے۔ امر معروف اختیار کرتا ہے۔ طریقت میں کیا چیز
حاصل ہوتی ہے؟ وہ دُنیا اور اہلِ دُنیا کو طلاق دیتا ہے، کیونکہ قرآن میں کسی جگہ بھی دُنیا کو
عزت و توقیر سے یاد نہیں کیا گیا۔

ارشاد خداوندی ہے:

"وہ مومنوں پر نرم دل ہیں (اور) کافروں پر زبردست ہیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"دین و دُنیا کی محبت (بیک وقت) ایک دل میں نہیں سما سکتی، جیسا کہ پانی اور
آگ ایک برتن میں یکجا نہیں ہو سکتے۔"

وہ شخص جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برگشتہ ہو گیا ہو۔ اور دُنیا، شیطان
اور لذت نفس کو پہچان گیا ہو۔ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس پشت ڈال دیا ہو، اس
درویش فقیر مرشد پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ پہلے ہی جو سویا ہوا ہو، اُسے کیسے بیدار کیا
جا سکتا ہے؟ بیقرار اور بدبخت لالچی کے لیے جو فقیر محتاج ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"میں نگوں سار فقر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

فقیر کو دونوں جہان سے بے نیاز اور بے پرواہ ہونا چاہیے۔

حدیث

"فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔"

تصوّف کیا ہے؟ تصوّف خداوند تعالیٰ کی خاص باتوں کو کہتے ہیں، اور صاحب

صاحب تصوف آنست کہ با الہام ہمہ سخن کلام اللہ با خدا باشد و سلوک چیست؟ و صاحب سلوک چیست؟ صاحب سلوک تسلیم دل را گویند و سلوک بسر دائم باطنی را گویند کہ خوردن مجاہدہ و خواب مشاہدہ۔

بیت

باہُوؒ خواب خوردن مرا دائم وصال ۔۔۔ این چنین فیض فقـــر ش لازوال

شکم فقیر تنور خوردن فقر نور و خواب فقر حضور بشنو ای زاہد بہشت مزدور۔

حدیث

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ [1]

مردانِ خدا نان این جہان خورند و کار آن جہان گذارند۔ از ریاضتی کہ روز بروز مشاہدہ و راہ روان و ترقّی درجات و مقامات مجلس انبیاء، اولیاء اصفیا نشود، آنرا ریاضتی نتوان گفت، بلکہ راہزن۔

حدیث

اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ [2]

قولہٗ تعالیٰ:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ [3]

از سالہا ریاضت بہتر است یک نظر فقر نہاد است۔ علم خواندن سراسر سردیست۔

---

[1] الحدیث [2] نقل از عوارف معارف [3] سورہ حجرات، ۴۹ : ۱۳

تصوف کیا ہے؟ صاحب تصوف وُہ ہے جو الہام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی تمام باتوں کا ادراک رکھتا ہو۔ اور سلوک کیا ہے؟ اور صاحب سلوک کسے کہتے ہیں؟ صاحب سلوک تسلیم دل کو کہتے ہیں۔ اور سلوک سراسر دائم باطنی کو کہتے ہیں۔ اس لیے کہ فقیر کا کھانا مجاہدہ اور اس کا سونا مشاہدہ ہوتا ہے۔

بیت

اے باہُوؒ! میرا کھانا پینا، اور سونا میرے لیے ہمیشہ وصال کا سبب بن گیا ہے۔ اس قسم کا فیض فقر اس کے لیے لازوال ہے۔

فقیر کا پیٹ تنور، اس کا کھانا نُور اور اُس کا سونا حضوری ہوتا ہے۔ اے زاہد سُن! تُو نے بہشت کو مزدوری سمجھ رکھا ہے۔

حدیث

"طالب دنیا ہیجڑا اور طالب عقبیٰ مؤنث اور طالب مولیٰ مذکر ہوتا ہے۔"

مردان خدا کھانا اِس دنیا کا کھاتے ہیں اور کام اُس دنیا کے کرتے ہیں۔ اس ریاضت سے جس میں روز بروز مشاہدہ نہ ہو، اور راہ رواں نہ ہو، اور ترقّی درجات نہ ہو، اور مجلس انبیاء، اولیاء اور اصفیاء میں مقامات حاصل نہ ہوں، اس کو ریاضت نہیں کہا جا سکتا، بلکہ اس کو راہزن کی ریاضت کہیں گے۔

حدیث

"سکون (آرام کرنا) اولیاء اللہ کے قلوب پر حرام ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وُہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

سالہا سال کی عبادت سے فقیر کامل کی ایک نظر بہتر ہے۔ علم ظاہری کا پڑھنا سراسر سردردی ہے۔

ونفس را تیغ ذکر مجاہدۂ جوان مردیست ۔ از علم حاصلیت قضا است ونفس را کشتن حاصلیت غزا است ۔

حدیث

رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ [1]

دربیان فقہا و غازی فرق است ۔ فقیری صاحب محاسبہ نفس باشد ہم خود ہم طالبان اللہ ۔

علم چیست ؟ فقر چیست ؟ علم چراغ دین است ۔ وفقر آفتاب دین است چراغ را چہ قدرت است کہ پیش آفتاب روشن شود ۔ ہر کہ علماء عامل فقر ہمون شود ۔ کامل حقیقت دُنیا ونفس ، شیطان فقیر ہیچ کس نداند جز خُدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ہر آن کس داند برکسی کہ عطاء اللہ فیض اللہ ربانی اشتغال اللہ شود ۔ پس کسی را آتش دوزخ از شہرگ نزدیک تراست ۔ یکی آنکہ اہل علم است ۔ گناہ کند و ثابت شود ، دوم آنکہ بر ہر یتیمان ظلم کند واز خُدا نترسد ۔ سوم آنکہ جاہل باشد و یا مسئلہ علم گوش ندھد ۔ چرب بخورد و خوب پوشد و برنام خود کوشد ۔

در راہ فقر چہار منزل و بر ہر یک مؤکل راہزن است ۔ شریعت شیطان دشمن و طریقت نفس دشمن و حقیقت دوزخ معرفت و بہشت دشمن ۔

قولہٗ تعالیٰ :

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى [2]

۱ نقل از کتاب بیہقی والتشرف ۔
۲ سورہ النجم ، ۵۳ : ۱۷ ۔

نفس کو قتل کرنا جہاد ہے

اور نفس کو تیغ ذکر سے قتل کرنا جوانمردی کا مجاہدہ ہے ۔ علم کی حاصلیت مراتب قضا ہے ، جبکہ نفس کو قتل کرنا جہاد ہے ۔

حدیث

"ہم نے جہاد اصغر[1] سے جہاد اکبر[2] کی طرف رجوع کیا ۔"

فقہا اور نمازی کے بیان میں فرق ہے ۔ ایک فقیر بذاتِ خود اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور طالبان اللہ بھی ۔

علم کیا ہے ؟ فقر کیا ہے ؟ علم دین کا چراغ ہے اور فقر آفتاب دین ہے ۔ چراغ کی کیا طاقت ہے کہ آفتاب کے سامنے روشن ہو ۔ جو کوئی عالم عامل ہوتا ہے ، فقیر اسی طرح ہو جاتا ہے ۔ فقیر کے سوا دُنیا ، نفس اور شیطان کی کامل حقیقت کو کوئی نہیں جانتا ۔ صرف خُدا جانتا ہے یا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جانتے ہیں ۔ یا پھر ہر وہ شخص جانتا ہے ، جس پر اللہ کی عطا اور فیض ربانی ہوا ہو ۔ کیونکہ وہ ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے ۔ پس دوزخ کی آگ اس شخص کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے ۔ ایک وہ شخص جو کہ عالم ہے ۔ گناہ کرتا ہے ۔ اور وہ گناہ ثابت ہو جاتا ہے ۔ دوسرا وہ شخص جو یتیموں پر ظلم کرتا ہے اور خدا سے نہیں ڈرتا ۔ تیسرے وہ جو کہ جاہل ہے اور علم کے مسئلہ پر کان نہیں دھرتا ۔ مرغن غذا کھاتا ہے اور اچھا پہنتا ہے اور اپنے نام کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے ۔

راہ فقر میں چار منازل آتی ہیں اور ہر منزل پر ایک مؤکل راہزن ہے ۔

مقام شریعت میں شیطان دشمن ، مقام طریقت میں نفس دشمن ، مقام حقیقت و معرفت میں دوزخ اور بہشت دشمن ہیں ۔

ارشاد خداوندی ہے :

" نہ بہکی آنکھ اور نہ حد سے بڑھی ۔"

۱ جہاد اصغر سے مراد کفار کے ساتھ جدال و قتال ہے اور
۲ جہاد اکبر سے مجاہدۂ نفس مراد ہے ۔

هیهات ۔ هیهات ۔ با مردم نصیحت خود در فرقت ۔

قولہ تعالیٰ :

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝[1]

بیت

باہُو راہ چون شاہ است ہر شہسوار   نفس مرکب را برد باہر دیار

گزشتن در صفت رسیدن یعنی ذات ۔ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ[2] اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ یُحْیِی الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ یُحْیِی النَّفْسَ یُمِیْتُ الْقَلْبَ ۔

قلب سلب ۔ ہر دو باختیار اوست ۔ چنانچہ مرشد صاحب برزخ تصور تصرف عارف باللہ دریای شہادت چون تَمَلَّكَ الْاَبْرَارِ وَھُوَ تَمِیْمٌ فرض گردد ۔ نوح را در عین طوفانش ۔

جواب باھُوؒ

مصرعہ : گشت فی اللہ غرق وحدت در قضای کبریا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

اللہ پنج کس را بجہت عبادت محبت پنج کس بگرد غلامان را حضرت یوسف صلوٰۃ اللہ ۔ و بیماران را از حضرت ایوب نبی اللہ و توانگران را از حضرت سلیمان خلیفۃ اللہ و درویشان را از حضرت عیسیٰ روح اللہ و فقیران و علماء را از حضرت محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔

[1] سورہ البقرہ ، ۲ : ۴۴ [2] سورہ آل عمران ، ۳ : ۲۷

افسوس (صد) افسوس (دوسرے) لوگوں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت ۔

ارشاد خداوندی ہے :

"کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب کو پڑھتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟"

بیت

اے باہُو! ہر شہسوار کی راہ بادشاہ کی مانند ہے ۔ (لہذا) نفس سواری کو ہر ملک میں لے جاتا ہے ۔

صفات (کی راہ سے) گزر کر ذات تک پہنچا جائے ۔ اور تو نکالے زندہ مردہ سے اور نکالے مردہ زندہ سے ۔

مرشد کامل (کی یہی صفت ہوتی ہے) کہ وہ دل کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے ۔ (لیکن جب وہ طالب پر جذب اور غضب کرتا ہے تو) اس کا نفس زندہ ہو جاتا ہے اور اس کا قلب مردہ ہو جاتا ہے ۔

قلب اور سلب دونوں اس کے اختیار میں ہوتے ہیں ۔ چنانچہ دریائے شہادت میں غرق مرشد صاحب برزخ ، تصور ، تصرف عارف باللہ پر فرض ہو جاتا ہے ۔ بمصداق نیکوں کا تصرف ہی عین کمال ہے ۔ نوحؑ کو عین طوفان میں کامیابی کی نوید دی گئی ۔

جواب باھُوؒ

مصرعہ : قضائے کبریا میں وحدت الٰہی میں غرق ہو گیا ہے ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ بے شک اللہ کے بندے اور رسول ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے پانچ قسم کے لوگوں کو عبادت و محبت کے لیے مختص کیا ۔ ان میں پانچ آدمی حضرت یوسف صلوٰۃ اللہ کے غلام تھے ۔ بیماروں کو حضرت ایوب نبی اللہ کا گرویدہ بنایا ۔ دولتمندوں کو حضرت سلیمان خلیفۃ اللہ کا غلام بنایا اور درویشوں کو حضرت عیسیٰ روح اللہ کا غلام بنایا اور فقراء اور علماء کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام بنایا ۔

بیت

دم رانگاه دار کہ عالم دمی است　　　دم پیش دانا بہ از عالمی است

جواب فقیر باھوؒ

دم را حیاتی نباشد مدام　　　فقر گشت فی اللہ بدم را چہ نام

در وقت دم قدم نامحرم جاری کہ فقر شد ظہور یکتا گشت نور منور، درین مقام کسی ذکر فکر پس بسیار دھد ذوق شوق۔ این نیز منزل مراتب غرق فنا فی اللہ از ذکر مذکور قرب قرب وصال حضور فوق فقیر آنست فایق تر کہ جز غرق حق دیگرش تحیر این مردم ظاہر کہ خود را اہل ذکر جہر وخفیہ میگویند ہم دروغی وکذاب غلط گویند۔ ذکر را این نشان پریشان است کسی را کہ ذکر خاص باللہ باخلاص آن ذاکر پیوستہ بغرق دریای وحدت تمام وبحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدام۔ از ذکر حقیقت گویند۔ ز ماہ کہ دو لکہ دو ہزار اگرچہ قلب ذکر گوشت پوست ہر موی زبان بکشاید واسم اللہ جہر آواز بلند گویند۔ ذاکر حضور تعلق ندارد۔ وآنچہ بانظر مردم را دیوانہ ومست حال و از خود بیخود۔ واگر بد وآہ ولرزہ این اندام، این ہمہ حرارت ابتدائی گرمی طریقت وخامان در راہ فقر ناتمام۔

بیت

بکش خویش تر کار تو پیش بیشتر　　　راہ ہنوز انسان عارف باللہ ای گاوخر

بیت

اپنے دم کی حفاظت کر کیونکہ دنیا ایک دم کے لیے ہے یعنی عارضی ہے۔ دانا کی نظر میں دم ایک جہان سے بہتر ہے۔

جواب فقیر باھوؒ

دم کو ہمیشہ کے لیے زندگی میسر نہیں۔ فقر اللہ تعالیٰ میں مستغرق ہو گیا، دم کی وہاں کیا حقیقت ہے۔

دم کے ساتھ نامحرم (فقیر) کے قدم جاری ہیں۔ کیونکہ فقر ظاہر ہو گیا اور نور منور یکتا ہو گیا۔ اس مقام (فقر) میں پس ذکر فکر بہت ذوق و شوق عطا کرتا ہے۔ ذکر مذکور کی وجہ سے یہ انتہائی منازل و مراتب غرق فنا فی اللہ قرب وصال حضور سے ملتے ہیں۔

فایق تر فقیر وہ ہے جو استغراق حق کے بغیر کسی دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ ظاہری لوگ (دنیا دار لوگ) اپنے آپ کو اہل ذکر وجہر وخفیہ کہتے ہیں۔ یہ جھوٹے اور کذاب لوگ ہیں اور غلط کہتے ہیں۔ ذکر کی یہ علامت پریشان کن ہے۔ جو شخص کہ ذکر خاص باللہ باخلاص کرتا ہے، وہ ذاکر ہمیشہ دریائے وحدت میں پوری طرح مستغرق رہتا ہے اور دائمی طور پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے۔ اسی کو ذکر حقیقت کہتے ہیں۔ ایک ماہ میں اگرچہ ذاکر ظاہری ذکر دو لاکھ دو ہزار دفعہ کرتا ہے اور اس کے بال کی زبان اسم اللہ بلند آواز سے کہتی ہے، مگر ایسے ذاکر کا تعلق حضوری سے نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر لوگوں کو دیوانہ اور مست حال کر دیتا ہے اور اپنے آپ سے بے خود ہو جاتا ہے، اور اگر اس کے جسم سے آہ ولرزہ نکلتا ہے، تو یہ تمام حرارت گرمی طریقت کی ابتدا ہے۔ اور ایسے لوگ راہ فقر میں خام اور ناتمام ہیں۔

بیت

تو اپنے آپ کو مار دے، تاکہ تیرا کام زیادہ آگے بڑھے۔ اے حیوان! عارف باللہ انسان بننے کے لیے ابھی راستہ طویل ہے۔

بشنو ای درویش صفاکیش: درویش باید که نه درویش یار فروشی اسلام و خود فروشی کفر تمام۔

بیت

باہُوؒ زشہرگ نزدیک یافیتم یار — اگر برای از خود وازچون چرا

قولہٗ تعالیٰ:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ [1]

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بر خود اثبات کردی وخود را مخفی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گفتار دل وزبان است۔ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ [2] پس روز ازل اقرار است۔ باللہ یکبار برگشتی بی اعتبار موجب کفر وشرک است۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ [3] بر ما لازم بود وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ [4]

چون فقیر را ہر کہ بر خود تعبد وآنچہ محنت ومشقت داند۔ ورد وظائف زد گی بسیار تقوی۔ بدانکہ ابطال است از خبر باطن ندارد، کار عامیان کند۔ از خاصگان بی خبر۔

حدیث

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَنِیَّاتِكُمْ [5]

---

[1] سورہ ق، ۵۰: ۱۶ [2] الحدیث [3] الضحیٰ، ۹۳: ۱۰ [4] الضحیٰ، ۹۳: ۱۱
[5] فتاویٰ عزیزی۔

اے صفاکیش درویش! (غور سے) سُن! (انسان کو) درویش ہونا چاہیے۔ ایسا درویش نہیں ہونا چاہیے جو اسلام فروش ہو، اور خود فروشی (کا دوسرا نام) پورا کُفر ہے۔

بیت

اے باہوؒ! ہم یار (اللہ تعالیٰ) کو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب پاتے ہیں۔ خود (اس انسان) کے لیے اور وہ ذات چون وچرا سے مبرّا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

"اور ہم اپنے بندے سے اس کی گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔"

تو نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اپنے آپ پر ثبت کر لیا اور اپنے آپ کو پوشیدہ (محفوظ) کر لیا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دل وزبان پر جاری ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ زبان سے اقرار اور دل سے اس کی تصدیق ہونی چاہیے۔ پس یہ اقرار روزِ ازل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اقرار ایک بار ہی ہونا چاہیے۔ بے وجہ مُنہ کا پھیرنا موجبِ کُفر و شرک ہے۔

"اور جو مانگتا ہو، اس کو مت جھڑک" ہم پر لازم آتا ہے۔ "اور تیرے رب کا جو احسان ہے، پس وہ بیان کر۔"

چونکہ فقیر خود اللہ کی بندگی کرتا ہے اور اس میں جو محنت ومشقت درکار ہوتی ہے، اس کو جانتا ہے۔ لیکن اے مخاطب! تُو ورد وظائف میں لگا رہتا ہے۔ (اس میں شک نہیں کہ) اس سے بہت تقویٰ آجاتا ہے۔ لیکن جان لے کہ سب کچھ (تصورِ اسمِ ذات کے بغیر) بے سود ہے۔ باطن کے متعلق تجھے کچھ خبر نہیں۔ تُو عام لوگوں کا سا کام کرتا ہے۔ خاص لوگوں کے متعلق تجھے کچھ علم نہیں۔

حدیث

"بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صُورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے اعمال کی طرف توجہ کرتا ہے، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔"

نظرگاه بدل است. نه بر زبان. چون جمیع تابع نگردد و نفس در حکم قید نشود و
ذکر پاس انفاس ذکر حاصل جاری نگردد۔

وَكُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۱
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۲

این مراتب برزخ نماید و زبان، نفس، قلب، روح سراسر یکی نگردد و ازان هر یکی
بمثل صورت آدمی شده دست مصافحه نکند و قول اقرار ادا نکند، ذکر آواز نفس و فرحت
روح جمیعت قرار ندهد و از سکر مستی هر دو جهان را بدار دلت نه انشاند و مقام فکر
فردانیت سر الامین سورة المعرفات قوسین نرسد و تماشای هژده هزار عالم نه بیند
و تا هر یک ارواح اولیاء، انبیاء، اصفیاء، مرشد ملاقات نکند و از شربت بذایق
یعنی یکتا بحق الیقین عَهْدُ رَبِّكَ حَقٌّ مَعِيبُكَ النَّفْسَ النَّفْسَ نشود وَمَنْ أَرَادَ
الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُولِ الْوُصُولِ ۳ فَانٍ فَإِنَّ اللهَ بقا بالله نگردد و لازوال فقر از هر گناهی
نگاهی رو ندهد، بدل خود يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۴ قلوبه الخبائث. ای مؤمن!
عرش الله تعالیٰ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى قلب القلوب شود و مشاهده او
هر دم شاهد وصال از حال و احوال شود۔

وَهُوَ نَوْمُهُ غَيْرِ لَا نَوْمُ قلبی بی خواب ثواب شود. و قائل نظر و چیزی نقرای
قهر نمونه الله در جلالیت جمالیت دست و پا، بیک نظر تماشه ازل آید خود هم طالبان
قوت ندارد و بر خلق قوت شر صفت بر نفس ضعیف نباشد، هم بشناسد و بداند از هژده
هزار عالم که در کونین است هیچ پوشیده نماند. این سلک سلوک محمدی صلی الله علیه وآله وسلم خاص از راه معراج

۱ سورۃ الرحمٰن، ۵۵ : ۲۹ ۲ سورۃ الرحمٰن، ۵۵ : ۲۶
۳ ملفوظات رسالہ غوثیہ، ص ۶۵ ۴ سورۃ الاعراف، ۷ : ۴۰

اللہ تعالیٰ کی نگاہ دل پر ہوتی ہے، نہ کہ زبان پر۔ جب تک تمام اعضا تابع نہ ہو جائیں
اور نفس پوری طرح مطیع نہ ہو جائے۔ اور پاس انفاس کا ذکر ذاکر کا ذکر (خاص) نہ بن جائے
(بات نہیں بنتی)۔

"اور ہر روز اس کی نئی شان ہے۔"
"جو کوئی روئے زمین پر ہے، فنا ہونیوالا ہے۔"

یہ مراتب برزخ دکھاتا ہے۔ اور زبان، نفس، قلب اور روح سراسر جب تک
ایک نہ ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک آدمی کی صورت کی طرح ہو کر دست مصافحہ
نہ کریں اور قول واقرار نہ کریں۔ آوازِ نفس کا ذکر اور روح جمیعت کی فرحت قرار نہیں
پکڑتی ہے۔ اور سکر و مستی کی وجہ سے دونوں جہانوں کو اپنے دل کے ٹھکانے پر قربان
نہیں کرتا اور فردانیت سر الامین کا مقام فکر سورۃ المعرفات قوسین تک نہیں پہنچتا اور
اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا نہیں دیکھتا اور جب تک انبیاء، اصفیاء، اولیاء، اور مرشد کامل
کی روحوں سے ملاقات نہیں کرتا اور شربت (معرفت) کو پی نہیں لیتا، یعنی حق الیقین کے
ساتھ یکتا نہیں ہو جاتا۔ "اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور نفس کے عیوب ظاہر نہیں ہو جاتے۔"
(اور حضرت شیخ المشائخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے) "جو شخص وصال حقیقی حاصل ہونے
کے بعد عبادت کا ارادہ کرے، پس بیشک وہ فنا فی اللہ بقا باللہ نہ ہوا" (اپنے مالک حقیقی
کے ساتھ کفر کیا اور شرک کیا) اور اپنے فقر لازوال کے لیے ہر گناہ سے منہ موڑ نہیں لیتا اور
اپنے دل کو خباثتوں سے پاک نہیں کر لیتا، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے
گزرے۔ اے مومن! اللہ تعالیٰ کا عرش مومن لوگوں کے دلوں میں سما جاتا ہے۔ اور اس کا
مشاہدہ ہر دم حال و احوال کے وصال کی گواہی دیتا ہے۔

وہ نیند جو نیند بھی نہیں۔ دل کا نہ سونا ثواب ہو جاتا ہے۔ فقیر قائل نظر ہوتا ہے
اور اس کی کوئی چیز بھی جلالیت و جمالیت میں اللہ تعالیٰ کے غضب کا نمونہ ہوتی ہے۔
اس کے ہاتھ اور پاؤں بیک نظر ازل کا تماشا بن جاتے ہیں۔ خود طالب لوگ بھی قوت
نہیں رکھتے۔ اور نفس کی شر کی طاقت خلقت پر کمزور نہیں پڑتی۔ فقیر اٹھارہ ہزار عالم
کو جو کونین میں ہے، جانتا اور پہچانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ سلک سلوک معراج کی خاص راہ ہے۔ اور یہ

وخارج از کشف کرامات استدراج ۔

قولہٗ تعالیٰ :

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ [1]

بدانکہ ازین رسالہ را نام "عین العارفین محک المحققین" نہادہ شد ۔

ابیات

شد باین تصنیف سر از الٰہ	در زمان محی الدین بادشاہ
اورنگ زیب عادل نام او	از طریقۂ خاص نبویؐ بردہ گو
زاہد و عابد بترسد از خدا	محرم اسرار وحدت کبریا
در شریعت ہم طریقت راہبر	از حقیقت معرفت صاحب نظر
ظل اللہ زحال برہم خاص و عام	تاقیامت باد او قائم مقام

○

قولہٗ تعالیٰ :

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ [2]

باید دانست کہ این سبیل اللہ برزخ اسم اللہ بہ ہیچ ذکر فکر ریاضت تعلق ندارد۔ جز تصور تصرف فنا فی اللہ بقا باللہ حضوری حق فی الدارین ۔

---

[1] سورہ الاعراف ، ۷ : ۱۸۲

[2] سورہ النساء ، ۴ : ۵۹

کشف و کرامات و استدراج سے مبرا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ، ہم ان کو بتدریج پکڑیں گے ، ایسی جگہ سے ، جہاں سے ان کو خبر بھی نہ ہوگی ۔"

اے طالب صادق ! جان لے کہ اس رسالہ کا نام "عین العارفین محک المحققین" رکھا گیا ہے ۔

ابیات

یہ تصنیف جو کہ راز الٰہی ہے ، محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے دور میں لکھی گئی ۔

اس کا نام اورنگ زیب عادل ہے ۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص طریقہ کا نام لیوا ہے ۔

وہ زاہد اور عابد ہے اور خدا سے ڈرنے والا ہے ۔ وہ وحدت کبریا کے رازوں سے واقف ہے ۔

وہ شریعت اور طریقت میں راہبر ہے ۔ وہ حقیقت و معرفت پر نظر رکھنے والا ہے ۔

وہ پریشان حال خاص و عام کے لیے اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تاقیامت ان کا قائم مقام رہے ۔

ارشاد خداوندی ہے :

"اللہ تعالیٰ کی پیروی کرو ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور صاحب امر کی ۔"

جاننا چاہیے کہ یہ سبیل اللہ برزخ اسم اللہ کسی ذکر فکر اور ریاضت سے تعلق نہیں رکھتا ۔ یہ صرف تصور ، تصرف ، فنا فی اللہ بقا باللہ حضوری حق فی الدارین سے تعلق رکھتا ہے ۔

بیت

حی قیوم پیش توت قائم   تو گرفتار دیگری دائم

قولهٗ تعالیٰ :

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ط [1]

مُرشد عارف باللہ کہ ہمیشہ صاحب حضور است۔ طالبان اللہ را بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف کردن چہ مشکل دور۔ ہر کہ بر اسماء اللہ ذات و راہ فقر فنا فی اللہ و حضوری حیاۃ نبیؐ اللہ شک آرد، بیشک کافر گردد۔ و مردود و مرتد گردد۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا ط

و پیغمبر را خدای تعالیٰ از برای ہدایت پیدا کردہ است و شیطان خود ہادی نتوان گفت و از شیطان ہیچ ہدایت نخواہد شد۔

حدیث

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ [2]

و فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کہ دید مرا، تحقیق دید مرا۔ چنانچہ تلاوت قرآن و ذکر رحمت و نماز بنای اسلام و شیطان، نخواہد نمود۔

حدیث

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰی فِی الْیَقْظَةِ [3]

و میگوید مصنف باہوؒ فنا فی اللہ ہُو۔ این چند کلمات موافق نص، حدیث تبرکات آیتہ مرقوم یافت۔

[1] سورہ الحجرات، ۴۹ : ۱۳ [2] مشکوٰۃ [3] الحدیث

بیت

حی و قیوم تیرے سامنے قائم و دائم ہے۔ تو اس کو چھوڑ کر ہمیشہ دوسروں میں مشغول رہتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :

"بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ وہ قابل تعظیم ہے، جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔"

مُرشد عارف باللہ ہمیشہ صاحب حضور ہوتا ہے۔ اس کے لیے طالبان اللہ کو مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف کرنا کیا مشکل و بعید ہے۔ جو کوئی اسم اللہ ذات، راہ فقر فنا فی اللہ اور حضوری حیات نبیؐ اللہ پر شک کرتا ہے، وہ بے شک کافر ہو جاتا ہے اور مردود اور مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔

اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے پیدا کیا ہے، اور خود شیطان کو ہادی نہیں کہہ سکتے اور شیطان سے کسی قسم کی ہدایت نہیں ہوگی۔

حدیث

"جس نے مجھے دیکھا، واقعی مجھے دیکھا۔ شیطان میری صورت کبھی نہیں بن سکتا۔"

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے مجھے دیکھا، تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ چنانچہ تلاوت قرآن، ذکر رحمت اور نماز اسلام کی بنیاد کو شیطان ظاہر نہیں کرے گا۔

حدیث

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا، پس اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔"

اور مصنف کتاب، باہُوؒ فنا فی اللہ ہُو کہتا ہے کہ اس نے یہ چند کلمات نص حدیث اور آیت کریمہ کے مطابق تحریر کیے ہیں۔

این راہ نصیب اہل علم است۔ طالب مولیٰ کہ علم از ہمہ چیز اولیٰ کہ علم سرمایہ اساس
معرفت، مغز تمام۔ نہ علم اینست لائق بی عمل۔ عوام اول علم را بیاموز از ہر علمی۔ بعد ازان
در فقر محبت الٰہی بسوز کہ علم نگہبان از نفس و شیطان، راہبر راہ زاہد، بی علم
ابلیس گمراہ۔

دانا و آگاہ باش! بعضی طائفہ ظاہر آراستہ، خاص اہل سنت جماعت، صاحب
توفیق طریق و در باطن بدمذہب۔

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ:

لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَهْلِ الْبِدْعَةِ [1]

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ:

اَهْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابُ النَّارِ [2]

مطلق زندیق، ظاہر فقیر درویش، باطن قطع الطریق بدکیش ایشان باید بیندیش
کہ خلوت انسان پُر خلل و صاحب و غلام دام و گرانی صاحب معصیت شیطانی
و ذائقہ ہوای نفسانی و حجرۂ ایشان حُبّ حجاب و ریاضت ایشان بار یا باطن
خراب۔ طالبی از مرشد طلب اللہ کند۔ ظاہر باطن از ہر علمی و از ہر طریقہ طریقت
با دعی شود و امتحان کند و طالب اللہ را حوصلہ وسیع کہ در طلب مجلس
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشفیع دانش شعار و الّا نہ جاہلان و ہزار ہا ہزار یک
نظر دیوانہ کردن چہ مشکل کار۔

ای جان عزیز! از ہر بلا بدترین و از ہر دشمن صعب ترین نفس کہ در وجود
تُست، اگر صورت او بہ بینی از بدخصالت او شکم خود را بدست خود پارہ کنی۔ نفس

[1] غنیۃ الطالبین۔ [2] ایضاً

یہ راہ اہل علم کے نصیب کی ہے۔ طالب مولیٰ کے لیے علم تمام چیزوں سے
اولیٰ ہے، کیونکہ علم ایسا سرمایہ ہے، جو معرفت کی بنیاد اور کامل مغز ہے۔ وہ علم نہیں ہے،
جو بے عملی کے لائق ہو۔ عوام کو چاہیے کہ وہ پہلے ہر علم (معرفت) سیکھیں۔ بعد ازاں فقر میں
محبت الٰہی میں جلیں، کیونکہ علم نفس و شیطان سے بچاتا ہے اور زاہد کے لیے یہ راہبر ہے
اور بے علم شخص کو ابلیس گمراہ کرتا ہے۔

اہل بدعت کے پاس مت بیٹھو

اے طالب صادق! دانا اور آگاہ ہو جا۔ بعض لوگوں کا ظاہر آراستہ ہوتا ہے۔ خاص
طور پر اہل سنت جماعت صاحب توفیق و طریق ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ باطن میں بدمذہب
ہوتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اہل بدعت کے ساتھ نہ بیٹھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

"اہل بدعت دوزخ کے کتے ہیں۔"

یہ لوگ مطلق زندیق ہوتے ہیں۔ ظاہرا طور پر فقیر درویش ہوتے ہیں، لیکن باطن میں
راہزن اور بدمذہب ہوتے ہیں۔ ذرا غور کر کہ انسان کی خلوت (کس قدر) پُر خلل ہے۔ مالک
ہو کہ غلام ہو سب فریب کے جال میں گرفتار ہیں۔ شیطانی گناہوں میں مبتلا ہیں اور نفسانی
خواہشات میں پھنسے ہوتے ہیں۔ اُن کے حجرے حجب حجاب ہیں۔ انکی ریاضت ان کیلئے
بوجھ ہیں۔ ان کا باطن خراب ہے۔ ایک طالب مرشد سے اللہ کی طلب کرتا ہے۔ ظاہری
باطنی ہر علم سے اور ہر طریقہ سے اس سے مدعی ہوتا ہے اور امتحان لیتا ہے۔ طالب
اللہ کے لیے حوصلہ وسیع ہونا چاہیے، کیونکہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طلب میں شفاعت کرنے والا دانش شعار ہونا چاہیے، ورنہ ہزاروں جاہلوں کو
ایک نظر میں دیوانہ کر دینا کیا مشکل اور بعید ہے۔

اے جان عزیز! ہر مصیبت سے بدترین اور ہر دشمن سے سخت ترین نفس
ہے، جو تمہارے وجود میں ہے۔ اگر تُو اس کی صورت کو دیکھے کہ وہ کس قدر بدخصلت

دُزد اندرونی و شیطان دُزد بیرونی خود۔ دُزد اندرونی قید کین دُزد بیرونی مفارقت جُدائی شود۔ این دُزد را گردن بزن یا دہ بدار و آگاہ باش۔ این دُزد اندرونی غائب را کی بیاید کہ بکُشد و یا بردار کشد۔ نفس با تمام وجود آمیختہ بمثل شیر چنانچہ جغرات در شیر و مسکہ در شیر و دوغ در شیر و روغن در شیر۔ پس مُرشد زن است کہ در شیر موافق رنگ دوغ اندازد کہ شیر را کہ خزانہ سازد شود۔ جغرات جغرات را حل کند۔ چنانچہ نفس جُدا، رُوح جُدا، سر جُدا، توفیق الٰہی جُدا یافتہ شود۔ این چنین با چہار نفس این نفس بہا بفساد یافتہ شود۔

حدیث

رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰى جِهَادِ الْاَكْبَرِ[1]

این نفس کافر دجّال را ہیچ کس نتوان کُشت جز مُرشد بمثل عیسیٰ روح اللہ یُحْيِ الْقَلْبَ وَ يُمِيْتُ النَّفْسَ ط و نفس سوختہ نشود جُز برزخ اسم اللہ و نفس شناختہ نشود جُز علم معرفت اِلَّا اللّٰهُ و نفس قید نگردد جُز تنہائی و از شر خلق جدائی نفس مُسلمان نشود جُز ذکر اللہ و نفس سراسر مطیع فرمانبردار نشود جز خاموشی و صحبت مُرشد عارف باللہ، اگرچہ یک ساعت افضل تر است از ہفتاد سالہ طاعت۔ نفس وقت گُناہ کافر است۔

نفس وقت شہوت چہار پایہ است۔ نفس وقت گُرسنہ سگ دیوانہ است۔

نفس وقت سیری فرعون است۔

نفس چہار است:۔

۱۔ لوامہ۔

[1] نقل از کتاب بیہقی والتشرف، ص ۶۹

ہے، تو تُو اپنے پیٹ کو اپنے ہاتھوں سے چاک کر دے۔ نفس خود اندرونی چور ہے۔ اور شیطان بیرونی چور ہے۔ اندرونی چور کو تُو قید کرے۔ اس طرح سے بیرونی چور سے جُدائی اور مفارقت ہو جائے گی۔ اس (اندرونی) چور کی گردن مار دے یا اُسے سولی پر لٹکا دے۔ اور آگاہ ہو جا کہ اس غیبی اندرونی چور کو تُو کب پائے گا کہ تُو اُسے قتل کرے یا پھانسی پر لٹکائے۔ نفس دُودھ کی طرح تمام وجود میں گھُل مل جاتا ہے۔ جیسے بالائی دُودھ میں، مکھن دُودھ میں، دہی دُودھ میں اور گھی دُودھ میں۔ پس مُرشد عورت کی طرح ہے۔ جو دُودھ میں رنگ کے مطابق دہی ڈالتی ہے، جو دُودھ کو خزانہ بنا دیتی ہے۔ بالائی بالائی کو حل کرتی ہے۔ چنانچہ نفس جُدا، روح جُدا، سر جدا، اور توفیق الٰہی جُدا پائی جاتی ہے۔ یہ چاروں چار نفسوں کے ساتھ یہ بیش قیمت نفس فساد کی طرف لیجاتا ہے۔

حدیث

"ہم نے جہاد اصغر(۱) سے جہاد اکبر(۲) کی طرف رجوع کیا ہے۔"

اس کافر دجّال نفس کو کوئی شخص قتل نہیں کر سکتا۔ سوائے مرشد (کامل) کے، کیونکہ وہ عیسیٰؑ روح اللہ کی طرح دل کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔ اور نفس جلتا نہیں ہے سوائے اسم اللہ ذات کے۔ اور نفس سوائے علم معرفت اِلَّا اللّٰهُ کے پہچانا نہیں جا سکتا۔ اور نفس تنہائی کے بغیر مقید نہیں ہوتا۔ اور نفس خلق کی جُدائی کے شر سے ذکر الٰہی کے بغیر مُسلمان نہیں ہوتا۔ اور نفس خاموشی اور مُرشد عارف باللہ کی صحبت کے بغیر کامل طور پر مطیع و فرمانبردار نہیں ہوتا۔ اگرچہ (مُرشد کامل کی) ایک گھڑی کی صحبت ستر سال کی طاعت سے افضل تر ہے۔

نفس گناہ (کے ارتکاب) کے وقت کافر ہو جاتا ہے۔

نفس شہوت کے وقت چوپایہ ہے۔ اور بھوک کے وقت وہ پاگل کُتا ہے۔ اور سیری کے وقت فرعون بن جاتا ہے۔

نفس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ لوامہ۔

(۱) جہاد اصغر سے مراد کفار کے ساتھ جدال و قتال ہے اور۔

(۲) جہاد اکبر سے مجاہدۂ نفس مراد ہے۔

۲ ۔ ملہمہ ۔

۳ ۔ امارہ ۔

۴ ۔ مطمئنہ ۔

وہر چہار ازین آثار بتو معلوم شدہ است ۔ ہر چہاری را بکش باہر چہار ۔ ہر چہار اسم اللہ یاد دار ۔

ذکر، فکر، قرب، وحدت حق بحضور ۔ از نفسہا انفاس کرد عین اشارت:۔

نَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ [1]

این چہار نفس است ۔

چنانچہ شمس تبریزیؒ (مولانا رومیؒ) فرمود :

چہار بودم سہ شدم اکنون دوم ۔ وز دوئی بگذشتم یکتا شدم

جواب مصنفؒ

ابتدائی یک وبآخر نیز یک ۔ وز دوئی بگذشت بہتر از ملک

نفس عارفان انفاس قلب شود ۔ وقلب روح رسد وروح مدخل سر شود وعارف باللہ صاحب اسرار گردد ۔ وعارف ہیچ نادیدہ نیست واز عارف ہیچ چیز پوشیدہ نیست عارف باللہ آنیست کہ طالب اللہ را العینہ بعین رساند وہیچ زہد ریاضت نکشاید کہ از صد چلہ ریاضت مزدوری سخت تر است یکدم سوختن تجلی نور اللہ ۔ نور اللہ حضوری عارف باللہ آنرا گویند کہ طالب اللہ را در وجود محرم، چنانچہ نفس جدا ببیند، قلب جدا، روح جدا، سر جدا ۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ [2]

[1] سورہ البقرہ، ۲ : ۲۶۰ ۔ [2] کیمیای سعادت از امام غزالیؒ و تفسیر عرائس البیان ۔

۲ ۔ ملہمہ ۔

۳ ۔ امارہ ۔

۴ ۔ مطمئنہ ۔

اور ان چاروں کی علامات تم کو معلوم ہو چکی ہیں ۔ ان چاروں کو چاروں کے ساتھ قتل کر ۔ اسم اللہ کے چاروں ناموں کو یاد رکھ ۔

(۱) ذکر (۲) فکر (۳) قرب (۴) وحدت حق بحضور ۔ ان نفس انفاس کی طرف (قرآن پاک میں) عین اشارہ کیا گیا ہے ۔ (فرمایا کہ، تو پرندوں میں سے چار پرندے لے لے اور ان کو اپنے ساتھ سدھا لے ۔ پھر اُن کے ٹکڑے کر کے ہر ایک پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دے ۔ یہ چاروں نفس ہیں (جن کی طرف قرآن پاک میں اشارہ کیا گیا ہے)

چنانچہ شمس تبریزیؒ (مولانا رومیؒ) فرماتے ہیں :

میں چار تھا، تین ہوگیا ۔ اب دو ہوں ۔ اور دوئی سے گزر گیا، تو یکتا ہوگیا ۔

جواب مصنفؒ (فقیر باہوؒ)

ابتدا بھی ایک اور آخر بھی ایک، دوئی سے گزر جانا فرشتہ سے بھی بہتر ہے ۔

عارفوں کا نفس قلب کو منزہ و پاکیزہ کر دیتا ہے اور قلب روح کو پہنچ جاتا ہے ۔ اور روح سر الٰہی میں داخل ہو جاتا ہے ۔ اور عارف باللہ صاحب اسرار ہو جاتا ہے ۔ اور عارف کسی صورت میں بھی نادیدہ نہیں ہوتا ہے اور عارف سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہوتی ہے ۔ عارف باللہ وہ ہے جو طالب اللہ کو عین بعین پہنچا دے ۔ وہ زہد و ریاضت کی تکالیف نہیں اٹھاتا، کیونکہ تجلی نور الٰہی میں ایک گھڑی جلنا سینکڑوں چلوں اور ریاضتوں کی مزدوری کی سختیوں سے کہیں بہتر ہے ۔ نور الٰہی میں مستغرق عارف باللہ اس کو کہتے ہیں کہ طالب اللہ کو اپنے وجود میں (اللہ تعالیٰ سے) واقف کار کرا دے ۔ چنانچہ وہ نفس، قلب، روح اور سر کو جدا دیکھے ۔

حدیث

"جس نے اپنے نفس کی پہچان کر لی، پس اس نے اپنے رب کی پہچان کر لی" ۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ [1]

حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ [2]

ہر کہ حضور است، نام آنرا گرفتن بی ادبی است، اگرچہ بُود حضوری، پس عارف باللہ باذکر فکر علم تعلق ندارد۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ کہ مقام ربوبیت رسید۔

وبنور اللہ غرق شدہ بتوحید۔ محل ظاہری را طلب و باطن کُل راہ ظاہر با مردم وعظ نصیحت پند و باطن فی ربوبیت خاموش۔

این است عارف باللہ حوصلہ وسیع، خم نوش، شوق شراب، عارف علم دیگر است۔ و عارف ذکر فکر بخوش دیگر و عارف ورد وظائف دیگر و عارف طیر سیر طبقات دیگر و عارف قرب وصال دیگر و عارف باللہ کلّ لسانَ آنست، فنا فی اللہ ربوبیت کُل عبودیت طال۔ زینت عارف باللہ لازوال۔

حدیث قدسی

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَکْبَرُ [3]

حضوری طلب چہ خواہی، از ذکر زیست خلاصہ فکر۔

[1] حدیث۔ نقل از شرح شیخ فریدالدین عطار۔

[2] کیمیای سعادت از امام غزالیؒ و تفسیر عرائس البیان۔ [3] حدیث قدسی۔

حدیث

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس اس کی زبان گنگ ہوگئی۔"

حدیث

"جس شخص نے اپنے نفس کو فنا کے ساتھ پہچان لیا۔ پس اُس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچان لیا۔"

جس کو حضوری حاصل ہے، اس کا نام لینا بے ادبی ہے، اگرچہ (کتنا ہی) حضوری کیوں نہ ہو۔ پس عارف باللہ ذکر فکر اور علم سے (کوئی) تعلق نہیں رکھتا۔

حدیث

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا، وہ مقامِ ربوبیت کو پہنچ گیا۔"

اور اللہ تعالیٰ کے نُور سے توحیدِ الٰہی میں مستغرق ہوگیا۔ (طالب) ظاہری مقام کو طلب کرتا ہے۔ اور راہ ظاہری کے باطنی پہلو کو پند و نصیحت کے واعظوں کے سپرد کردیتا ہے اور ربوبیت میں باطنی پہلو پر خاموشی اختیار کرلیتا ہے۔

یہ ہے عارف باللہ، جو حوصلہ وسیع رکھتا ہے۔ روحانی اور شوقیہ شراب (معرفت) پیتا ہے، علم کا عارف اور ہے۔ اور خوش و خرم طریقہ سے ذکر فکر کرنیوالا اور ہے۔ ورد وظائف کا عارف اور ہے۔ طیر سیر طبقات کا عارف اور ہے۔ قرب وصال کا عارف اور ہے۔ اور عارف باللہ جس کی زبان گنگ ہے۔ اور وہ ربوبیت و عبودیت کُلی میں بلند فنا فی اللہ ہے۔ وہ زینت میں لازوال عارف باللہ ہے۔

حدیث قدسی

"علم (بھی) اللہ تعالیٰ کے حجابوں میں سے ایک بڑا حجاب ہے۔"

حضوری طلب میں تو کیا چاہتا ہے۔ زندگی کا خلاصہ ذکر و فکر ہے۔

حدیث قدسی

تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰیَاتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ [1]

حضور نور اللہ غرق نعمت عظمیٰ اُو است و فکر نکند بصورت جسم جوہر۔

قولہٗ تعالیٰ :

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ [2]

بیت

حجتی بگذار بشنوی این جواب ذکر فکر و علم عارف را حجاب

علم بمثل بحر است۔ و ہر حرف بمثل موج و عالم عامل بمثل کشتی و مرشد عارف باللہ بمثل ملاح کہ اہل کشتی را سلامت بساحل رساند۔ قاضی حق از علماء دو عین گواہ طلب کند۔ یک گواہ عین علم۔ دوم گواہ عمل علماء باید۔ عالم عامل نہ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا [3]

فقہ و فقر سہ حرف است۔ چون فقہ فقر یک گردد، این را نفس گویند، صاحب تصوف توحید مطلق ۔

حدیث

اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ [4]

و فقیر بی علم محتاج اضطراری نہ اختیاری ۔

[1] نقل از عین العلم شرح زین الحلم حضرت ملا علی قاریؒ [2] سورہ الشوریٰ، ۴۲ : ۱۱

[3] سورہ الجمعہ، ۶۲ : ۵ [4] حدیث۔ عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ ۔

حدیث قدسی

"اس کی نشانیوں پر غور کرو، اور اس کی ذات میں غور نہ کرو۔"

جو شخص حضور نورِ الٰہی میں مستغرق ہے، یہ اس کے لیے نعمت عظمیٰ ہے۔ اور وہ جسم و جوہر کی صورت میں غور نہیں کرتا۔

ارشاد خداوندی ہے :

"اس کی طرح کا سا کوئی نہیں ہے۔ اور وہی سُننے والا دیکھنے والا ہے۔"

بیت

تُو حجت بازی کو چھوڑ دے (اور مجھ سے) تُو یہ جواب سُن لے۔ کہ ذکر، فکر، اور علم عارف کے لیے حجاب ہیں۔

علم سمندر کی طرح ہے اور (اس علم کا) ہر حرف موج کی مانند ہے اور عالم عامل کشتی کی طرح ہے اور مُرشد عارف باللہ ملاح کی مانند ہے۔ جو اہل کشتی کو سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچاتا ہے۔ قاضی علمار حق سے دو عینی گواہ کا تقاضا کرتا ہے۔ ایک گواہ عین علم ہے۔ اور دوسرا گواہ وہ عمل ہے، جو علمار کو کرنا چاہیے، عالم کو عامل ہونا چاہیے نہ کہ اس کی مثال کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ (عالم بے عمل کی مثال گدھے کی ہے، جو بیٹھ پر کتابیں لے کر چلتا ہے۔

فقہ اور فقر دونوں کے تین حرف ہیں۔ جب فقہ اور فقر ایک ہو جاتے ہیں، تو اس کو نفس کہتے ہیں۔ صاحب تصوف توحید مطلق میں ڈوبا ہوتا ہے۔

حدیث

"اللہ تعالیٰ کے سوا فقیر کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔"

اور بے علم فقیر محتاج ہوتا ہے۔ اور اس کا فقر اضطراری[1] ہوتا ہے نہ کہ اختیاری[2]۔

[1] فقر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک فقر اضطراری اور مُکب یعنی نگوں سار فقر جس سے حدیث میں پناہ مانگی گئی ہے، یہ وہ فقر ہے جو آدمی کی بداعمالی، بے علمی، بدبختی اور جہالت کے باعث اس پر غربت، بھوک اور ننگ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے طور پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ ایسا فقیر سوال بن کر در در ٹھوکریں کھاتا ہے اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر ذلیل و رسوا ہوتا پھرتا ہے۔ یہ مجبوری کا فقر ہے، اسی سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔

[2] دوسرا فقر اختیاری ہے، اسے بلند حوصلہ اور عالی ہمت فقرا رضائے ... اختیار، مال و دولت اور عزت و احترام کے باقی اگلے صفحہ پر

حدیث

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ [1]

ابیات

بہر زن فرزند بہر در سوال — باز دارد حق تعالیٰ از وصال
بشنو شرمندہ خجل و رُو سیاہ — ہر مطالب طلب کُن تُو از اِلٰہ

حدیث

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءِ الْغَنِیُّ [2]

فقیر سہ قسم است:-
یک درویش در پیش -
دوم فقیر مثل حاکم بحکم باذنِ اللّٰہ۔ سوال ایشان از راہ وصال ، نہ تمام خیال -
سوم اہل مزدور از برای کسیکہ دعوت خواند۔ از د مزدوری درم بستاند -
قاضی حق از طالب اللّٰہ دو گواہ طلب کند۔ ذکر دوام اُذْکُرُوْکُمْ حاصل نشود بجز پیر کامل -

حدیث

اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا [3] آمد۔ ذکر حامل -

---

[1] حدیث: علم العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ۔ [2] الحدیث [3] الحدیث

حدیث

"اے پروردگار! ہم [illegible] فقر سے پناہ مانگتے ہیں۔"

ابیات

بیوی بچوں کے لیے ہر در کا سوالی بن جانا حق تعالیٰ کے وصال سے باز رکھتا ہے -
(غور سے) سن! (سوالی بن کر) شرمندہ اور رُو سیاہ مت بن۔ تو ہر مطلب اللہ تعالیٰ سے طلب کر۔

حدیث

"بیشک اللہ تعالیٰ مستغنی فقرار کو دوست رکھتا ہے۔"
فقیر تین قسم کے ہوتے ہیں:
ایک سائل درویش -
دوسرا فقیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاکم کی طرح ہوتا ہے۔ ایسے فقرار کا سوال وصالِ الٰہی کی خاطر ہوتا ہے، نہ محض خیال کے لیے -
تیسرا اہل مزدور فقیر وہ ہے جو کسی کے لیے دعوت پڑھتا ہے اور اس سے عوضانہ کے طور پر مال و درم لیتا ہے -
حقیقی قاضی (حق تعالیٰ) طالب اللہ سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ذکر دوام اُذْکُرُکُمْ جو پیر کامل کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث

"اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔"

(بقیہ حاشیہ) ہوتے ہوتے دیدہ دانستہ اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر اختیار کرتے ہیں۔ پہلی قسم کے فقرا اپنے فقر و فاقہ پر پریشان اور اپنے رب سے شاکی ہوتے ہیں اور راہ راست سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مگر دوسری قسم کے فقیر سکون، اطمینان اور دلجمعی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں اختیار کی ہوئی فقیری پر فخر ہوتا ہے۔ اسی فقر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فخر فرمایا ہے۔

قولہٗ تعالیٰ :

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً [1]

ذکر حامل : قیل یا رسول اللہ ذکر خُفیہ۔ ذکر خفیہ نہ تعلق زبان دارد، نہ قلب، نہ رُوح نہ سرّ و خدا تعالیٰ غیر مخلوق است و فرمود کہ مرا بغیر مخلوق یاد بکند۔ و غیر مخلوق چیست؟ برزخ اسم اللہ۔ و ذکر دوام مع اللہ وصال لازوال و فکر تمام فنا رِ نفس را گویند۔

فنا رِ نفس چیست؟ بمراقبۂ اسم اللہ با تفکر غرق شود۔ ہر جا کہ خواہد برسد وہم سخن شود و یاد ماند و باز از مراقبہ بر آید۔ چنانچہ باطن بہ بیند، نیز ظاہر شود وجود طاہر۔ و این نیز دو قسم است:۔

یک مشاہدۂ طبقات۔ این فنا رِ نفس نیست جز مشاہدۂ ذات و آنچہ بہ بیند و در آن وقت داند مثل بستہ نتواند۔

قولہٗ تعالیٰ :

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ [2]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ [3]

اکثر مردم حبس کہ دل را ذکر دوام گویند و ذکر را با فکر بجنبانند و زیر بالا بکشند و میگویند کہ حبس است غلط گویند۔ این حبس نیست۔ عبث است حرام کہ دم بستن رسم رسوم کفّار و نام زبان کار، بی خبر از ذکر پروردگار، گاو عصار از کار ایشان ہزار بار باید کرد استغفار۔ بدین طائفہ نباید آورد اعتبار کہ این طریقہ نہ ابتدا دارند، نہ انتہا۔ خام ناقص دُور تر

[1] سورہ الاعراف ، ۷ : ۵۵ [2] سورہ الکہف ، ۱۸ : ۲۴

[3] بحر الاسرار ، ص ۶۰ -

(حدیث میں، وارد ہُوا ہے۔ ور ذکر حامل یہ ہُوا۔

ارشادِ خداوندی ہے :

" اپنے ربّ کو پکارو گڑگڑا کر اور چُپکے چُپکے "

لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ذکر حامل کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: ذکر خُفیہ۔ ذکر خُفیہ نہ زبان سے تعلق رکھتا ہے، نہ قلب سے، نہ روح سے اور نہ ہی سر سے۔ اور خداوند تعالیٰ غیر مخلوق ہے اور فرمایا کہ مجھے بغیر مخلوق کے یاد کرو۔ اور غیر مخلوق کسے کہتے ہیں؟ تصوّرِ اسم ذات کو کہتے ہیں اور ذکر دوام مع اللہ وصال لازوال اور فکر تمام کو فنائے نفس کہتے ہیں۔

فنائے نفس کیا ہے؟ اسم اللہ ذات تفکر کے ساتھ مراقبہ میں غرق ہونے کا نام ہے۔ جس جگہ چاہتا ہے، (طالب) وہاں پہنچ جاتا ہے اور ہمکلام ہوتا ہے اور یاد (خدا) کرتا ہے اور مراقبہ سے باہر آجاتا ہے۔ چنانچہ وہ باطن کو دیکھتا ہے۔ نیز اس کا پاکیزہ وجود ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں :

ایک مشاہدۂ طبقات۔ یہ مشاہدۂ ذات کے بغیر فنائے نفس نہیں ہے۔ دوسرے وہ جو کچھ دیکھتا ہے، وہ جانتا ہوتا ہے۔ اس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔

ارشادِ خداوندی ہے :

" اور اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کرو، جبکہ تو بھول جاتے "۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

" اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے، جس میں نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی "۔

اکثر لوگ حبس دل کو ذکر دوام کہتے ہیں اور ذکر کو فکر کے ساتھ حرکت دیتے ہیں اور اُوپر نیچے کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حبس (دم) ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ یہ حبس (دم) نہیں ہے۔ یہ بے فائدہ اور حرام ہے۔ کیونکہ حبس دم کفّار کی رسم و رسوم ہے اور زباں کاری کا نام ہے۔ وہ ذکر پروردگار سے ناواقف ہیں۔ وہ تیلی کے بیل کی طرح چکر میں ہیں۔ اُن کے کام سے ہزار بار توبہ کرنی چاہیے۔ اس گروہ پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

اس طریقہ والے نہ ابتدا رکھتے ہیں اور نہ ہی انتہا۔ یہ لوگ خام اور ناقص ہیں اور خدا

از خدا، چونکہ صاحب ذکر قلب را چہار نشان است:۔

اوّل: ہر شب مشاہدۂ مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔

دوّم: متوکل با لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

سوّم: فقر فنا فی اللہ۔

چہارم: ترک از صحبت اہل دُنیا مردار جیفہ۔

ہر کہ این چہار صفت موصوف نیست، ذکر قلب آنرا مکشوف نیست، اگرچہ قلب ظاہر دل در جنبش، باسم اللہ در جنبش چرا آواز بلند کشد، معلوم شُد کہ دل از برای درم دنیا فریاد کند و نام اللہ گیرد۔ این قلب بدُنیا طلب و از معرفت حق سلب۔ چونکہ چنانچہ لقمۂ گوشت زبان است ہمچنان لقمۂ گوشت قلب، ہیچ فائدہ ندارد۔

ابیات

نفس بندند با تصور نفس بند	درم دُنیا را کنند با دل پسند
ہر کرا دارد دوست دنیا سیم و زر	از خدا و از نبیؐ شد بی خبر

حدیث

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ [1]

آنست ہر آن دُنیا کہ متاع شیطان است، چنانچہ در تصرف نبی اللہؐ شبینہ بروز نمی رساند و روزینہ بہ شبینہ۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ [2] دین است۔ این کور چشم نابینا۔

---

[1] الحدیث

[2] ایضاً

سے دُور تر ہیں۔

صاحبِ ذکر قلبی کی چار علامات ہیں:

اوّل: وہ ہر رات مشاہدۂ مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں حاضر ہوتا ہے۔

دوم: وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ متوکل ہوتا ہے۔

سوم: وہ ایسا فقیر ہوتا ہے۔ جو فنا فی اللہ ہو۔

چہارم: وہ مُردار اور پُر تعفن اہل دنیا کی صحبت کو ترک کیے ہوئے ہوتا ہے۔

جو شخص ان چار صفات سے متصف نہیں ہے، اس کا ذکر قلبی اس پر منکشف نہیں ہوتا۔ اگرچہ بظاہر اس کا قلب جنبش کرتا ہے، لیکن وہ حرکت کرتے وقت اسم اللہ ذات کے ساتھ کیوں آواز بلند کرتا ہے؟ معلوم ہُوا کہ اس کا دل درم و دنیا کے لیے فریاد کرتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے۔ یہ قلب (دراصل) دنیا کی طلب رکھتا ہے۔ اور معرفت حق سے محروم ہے۔ جس طرح زبان گوشت کا لوتھڑا ہے، اسی طرح قلب بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ ایسے قلب کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ابیات

وہ تصور دم کے ساتھ حبس دم کرتے ہیں۔ وہ درم و دُنیا کو دل سے پسند کرتے ہیں۔

جو کوئی دُنیا اور اس کے مال و زر کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خُدا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے بے خبر ہے۔

حدیث

"دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

دُنیا شیطان کی پُونجی ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے انفاق فی سبیل اللہ کا یہ حال تھا کہ وہ دن کی خوراک رات کو اور رات کی خوراک دن کو خرچ کر ڈالتے تھے۔ دنیا آخرت اور دین کی کھیتی ہے۔ (اس حقیقت کو نہ جاننے والے) کور چشم اور نابینا ہیں۔

بیت

ہر چہ داری صرف کن در راہِ ہُو   لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا[1]
مِمَّا تُحِبُّوْنَ چنانچہ ذبیح اللہ چنانچہ مال وجان تصرف کرد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی سبیل اللہ۔ ہر کہ از دُنیا وضو نکند و از آخرت غسل، ہرگز بمرتبۂ فقر نرسد و بر اہلِ دنیا عقبیٰ حرام و بر اہلِ عقبیٰ دُنیا حرام و بر طالب مولیٰ ہر دو حرام۔

حدیث

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ[2]

اگر کسی گوید کہ دین و دُنیا ہر دو بر من عطا است، غلط گوید۔ آن کاذب خطا است۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ:

حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَسْعَنِیْ فِیْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ کَالْمَآءِ
وَالنَّارِ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ[3]

اگر کسی گوید کہ درم دُنیا بجہت مسلمانان و بیوہ زنان و مستحقان و یتیمان نگاہ داشتہ ام، نہ از برای شوم طمع نفس خود، این ہمہ فریب، حیلہ مکر شیطانی است۔ شیطان علی الصبح طبل طمع زند اوّل کہ در جہان معصیت پیدا شد، طمع بود۔

بیت

بی طمع طالب بود طالب روز و شب   طالب طلب دیدارِ رب

---

[1] سورہ آل عمران، ۳: ۹۲ [2] الحدیث [3] الحدیث

بیت

جو کچھ بھی تُو رکھتا ہے، سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈال۔ کیونکہ ارشادِ خداوندی ہے: "کہ تُم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے، جب تک کہ تُم اپنی عزیز ترین چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کر ڈالتے۔"

جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دی۔ یا جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا مال و جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالا۔ جو کوئی دُنیا سے قطع تعلق نہیں کر لیتا اور آخرت سے غسل نہیں کر لیتا، وُہ ہرگز فقر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ اور اہلِ دنیا پر عقبیٰ حرام ہے اور اہلِ عقبیٰ پر دُنیا حرام ہے اور مولیٰ کے طالب پر ہر دو حرام ہیں۔

حدیث

"طالب دنیا ہیجڑا ہے اور طالب عقبیٰ مُؤنث اور طالب مولیٰ مذکر ہے۔"

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ مجھ پر دین و دُنیا ہر دو بخشش کر دی گئی ہیں، وہ غلط کہتا ہے۔ وُہ جھُوٹا اور خطاکار ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"ایک دل میں دین و دُنیا کی محبت یعنی دونوں کی محبت نہیں آ سکتی جس طرح ایک برتن میں آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے۔"

اگر کوئی شخص (یہ) کہتا ہے کہ میں مال و دولت دُنیا مسلمانوں، بیوہ عورتوں اور مستحق لوگوں کے لیے جمع کرتا ہوں، نہ کہ اپنے بدبخت لالچی نفس کے لیے، تو یہ سب شیطانی چالیں اور مکر و فریب ہیں۔ شیطان علی الصبح طمع و حرص کا بگل بجاتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے جو گناہ پیدا ہُوا، وہ طمع تھا۔

بیت

بے طمع طالب روز و شب رب کے دیدار کی طلب میں لگ گیا۔

بطمع ذکر فکر قرب وہم وصال قبض لسبط وصحو وسکر ومست حال عین باعین ، عین
العارفین نہ وصالش دُور ماند۔ آن لعین مرشدان اکثر با خود مطلب وطالبان بی طلب
غیب ۔ گو نیک بد چون جاسوسی ومرا ازان بجہت نام ناموس نباید۔ گواہ از برای گفتن
مُرشد یک طالب یکی گواہ ۔ دو طالب دو گواہ مرشد بی راہ وطالب گواہ محب راس
نباید۔ طالب آنست کہ کردہ شود امتحان ۔ والّا نہ طالب دشمن شیطان ۔

قولہٗ تعالیٰ :

یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطَانَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ [1]

بلکہ شیطان دشمن ایمان وطالب دشمن جان ۔ طالبی کمیاب باشد ، جان دھد
جان بامُرشد دھد ۔ ہر روز خدا طالبان طلب عزیز جان ! ہر کہ دارد جان نگاہ ، کی شود
آنرا از سیری صفارگان و دنیا از وجہ حلال ہم بد واز حرام ہم ۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :

حدیث

حَلَالُہَا حِسَابٌ وَحَرَامُہَا عِقَابٌ [2]

حدیث

تَرْکُ الدُّنْیَا اِلَّا الدُّنْیَا [3]

یعنی بعضی فقیران از دُنیا نگیرند۔ برای زیادتی درم دنیا طلب نکنند ، مگر بی حیا وبی شرم۔

[1] سورۃ یٰس ، ۳۶ : ۶۰ ۔ [2] الحدیث [3] الحدیث ۔ بقول مولانا جلال الدین رومیؒ ۔

چیست دُنیا از خدا غافل بُودن   نی قماش ونقرہ و فرزند و زن

لیکن طمع کی وجہ سے وہ ذکر وفکر ، نیز قرب ، وصال ، قبض وبسط ، صحو وسکر سے محروم
ہوگیا۔ اور عین العارفین عین ابتدا ہی میں مست حالی کے سبب وصال سے دور ہوگئے۔
ایسے مرشد اکثر لعین ہیں۔ ان سے غرض نہ رکھ ، اور طالب غیب کی طلب سے خالی
ہوتے ہیں۔ گو نیکی وبدی ایک جاسوس کی مانند ہوتی ہے۔ اور مجھے تو نام وناموس
سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ اپنی بات کہنے کے لیے مُرشد کو ایک طالب اور ایک گواہ
درکار ہوتے ہیں۔ لیکن بے راہ مُرشد کے لیے دو طالب اور دو گواہوں کی ضرورت ہوتی
ہے۔ محب (مُرشد کامل ، محب کو طالب گواہ راس نہیں آتے۔ طالب وُہ ہے کہ جس کو
آزمایا گیا ہو ، ورنہ (اکثر) طالب شیطان دشمن نہیں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

"کیا میں نے تم سے نہ کہہ رکھا تھا ، اے اولادِ آدمؑ ! تم شیطان کی تابعداری نہ کرنا ،
کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔"

بلکہ شیطان دشمن ایمان ہے اور طالب دشمن جان ہے۔ ایسے طالب حق کم ہیں جو
اپنے مُرشد کی خاطر اپنی جان دے دیں۔ اے جان عزیز ! ہر روز خُدا سے (نیک) طالبان
طلب کر۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے ، کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ سیر ہونے کی وجہ
سے دُنیا اور دُنیا کے کوڑا کرکٹ سے نیز حرام وبد اور حلال روزی میں تمیز کر سکے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :

حدیث

"اس کے حلال مال کا حساب ہوگا اور اس کے حرام مال پر عذاب ہوگا۔"

حدیث

"محض دُنیا کا ترک کر دینا ، دُنیا کا ترک نہیں ہے۔"

یعنی بعض فقیر دُنیا سے کچھ نہیں لیتے۔ اور مال ودولت دُنیا کی زیادتی کو طلب
نہیں کرتے ، سوائے ان فقیروں کے جو بے حیا اور بے شرم ہوں۔

دفقیر از سہ حکمت خالی نباشد۔ یا حاسد یا منافق یا حارص۔

قولہٗ تعالیٰ :

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ؁ [1]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ ؁ [2]

پیغمبر علیہ السلام فرمود کہ :

" دنیا باشد بشما و عقبیٰ باشد بشما۔ مرا مولیٰ بس است۔

باید دانست سرود و سماع ، نغمہ ، مطرب ، زلف ، خط خال ، حسن پرست ، ساقی ، ساغر ، شراب ، تارک الصلوٰۃ باطن خراب ، مستی حال آہ کشیدن و پارچہ دریدن و بہر سُو دویدن و دیوانگی برقص از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برعکس خبیث ، ابلیس ، خام در فقر ناتمام۔ این طریقت زدہ طریق از راہ اولیاء اللہ تفریق ، ایشان پریشان در مقام آنا استدراج است وَهُوَ كَذَّابٌ ؁

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

اِنَّ اَوْلِيَآئِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ ؁ [3]

ابیات

اسم اللہ پوشی برتن خود قبا ۔۔۔ تا شود حق حوصلی وحدت خُدا

[1] سورہ الانعام ، ۶ : ۴۴ [2] مرغوب تبریزیؒ
[3] کتاب معرفت بوستان جلد اوّل ، شرح معرفت مثنوی مولانای رومؒ ، کشف المحجوب ہجویریؒ ، احیاء العلوم از امام غزالیؒ۔

ناقص فقیر تین خصلتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا حاسد ہوگا۔ یا منافق ہوگا اور یا پھر حریص ہوگا۔

ارشادِ خداوندی ہے :

" پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے ، جو ان کو کی گئی تھی۔ ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے ، یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہوتے ، جو اُن کو دی گئی تھیں ، ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ پس اس وقت وہ نا اُمید ہو کر رہ گئے "

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

" دُنیا تمہارے لیے اور مولیٰ میرے لیے ہے "

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا :

" دُنیا بھی اور عقبیٰ بھی تمہارے واسطے ہے۔ میرے لیے تو مولیٰ کافی ہے "

جاننا چاہیے کہ گانا ، سماع ، نغمہ ، مطرب ، زلف (محبوب) ، خدوخال ، حُسن پرستی ، ساقی ، ساغر ، شراب ، اور نماز کو ترک کر دینے سے باطن خراب ہو جاتا ہے۔ مستیٔ حال میں آہیں بھرنا ، کپڑوں کو پھاڑنا اور ہر طرف دوڑنا اور رقص پر دیوانگی کا مظاہرہ کرنا فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے برعکس ہے۔ ایسے نام نہاد فقیر ، خبیث ، ابلیس ، خام اور فقر میں ناتمام ہوتے ہیں۔ یہ طریقت سے ہٹا ہوا طریق اولیاء اللہ کی راہ سے جُدا ہے۔ وہ (خود) پریشان ہیں اور مقامِ انا میں یہ کُفر ہے اور وہ جھوٹے ہیں۔

حدیث قدسی

" بیشک میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں ، ان کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا "

ابیات

تُو اپنے جسم پر اسم اللہ کی قبا پہن لے ، تاکہ تجھے وحدت خدا کا صحیح حوصلہ نصیب ہو جائے۔

اسم اللہ در جسم است جسم در اسم — وز نفس شیطان فارغ گشت نیست غم

قولہ تعالیٰ :

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ[1] ط

این دیگر مردم رجوعات در قید کردن تسخیرات تا دعوت میگویند کہ این ست کشف کرامات بر مصلیٰ سجادہ نشینی، با خود پرستی، خود بینی دعویٰ طالب مُرید سجادگی، دستار، طمع درم دُنیا مُردار جیفہ خوار، نام ناموسی غوغا عز و جاہ اہل بدعت روضہ خانقاہ از حق عبادت نسیان غفلت فراموش و در فخر آبای اجدای استخوان فروش۔ این نیز مقام اَنَا و استدراج است وَهُوَ كَذَّابٌ ط

راہِ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را السیدی و قریشی، سہروردی چشتی، نقشبندی بعرف تعلق ندارد۔

بعرفان اللہ دست۔ ہر کہ را اللہ تعالیٰ نہ بخشیدی۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

يَا فَاطِمَةُ لَا تَتَّكِيْ عَلٰى اَنَّكِ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِعْمَلِيْ اِعْمَلِيْ[2] ط

حجت من قرآن و حجت جاہل شیطان۔

قولہ تعالیٰ :

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ (اشارت) لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ[3] ط

تماشہ طبقات بہر مقامات ملکی فلکی از عرش تا تحت الثریٰ غوثی قطبی لوح محفوظ پیوستہ در مطالعہ مراتب منجم شمار مردم طالع۔ این نیز مقام اَنَا و استدراج است وَهُوَ كَذَّابٌ ط

اولیاء فقیر درویش را این است کرامات کہ کسی را آشنا کند باسم اللہ و غرق سازد

[1] سورۃ یونس، ۱۰ : ۶۲ [2] مشکوٰۃ [3] سورہ عبس، ۸۰ : ۳۴ ؛ ۳۷

اسم اللہ جسم میں ہے اور جسم اسم میں (پوشیدہ) ہے۔ اور نفس سے شیطان آزاد ہوگیا ہے۔ اب کسی قسم کا کوئی غم نہیں ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :

"بے شک اولیاء اللہ پر نہ کچھ رنج و خوف ہوگا اور نہ وہ کبھی غمگین ہونگے۔"

کچھ لوگ رجوعات خلق میں لگے ہوتے ہیں اور تسخیرات کو مقید کرنے میں مشغول ہیں۔ یہاں تک کہ دعوت پڑھ کر کہتے ہیں کہ یہ ہیں کشف و کرامات۔ مصلیٰ پر بیٹھ کر سجادہ نشینی کرتے ہیں۔ خود پرستی، خود بینی میں مبتلا ہیں۔ طالب مُرید پر سجادگی و دستار کا دعویٰ کرتے ہیں۔ درم و دنیا تے مُردار جیفہ خوار کی طمع رکھتے ہیں۔ نام و ناموس، غوغا و عز و جاہ کے طالب ہیں۔ اہل بدعت ہیں اور روضہ و خانقاہ کے شیدائی ہیں۔ حق عبادت سے غفلت و نسیان برتتے ہیں۔ آباؤ اجداد پر فخر کرتے ہیں۔ گویا وہ اپنے اسلاف کی ہڈیاں بیچتے ہیں۔ یہ مقام بھی گھمنڈ کا ہے اور کفر ہے اور وہ جھوٹے ہیں۔

راہِ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید ہونے، قریشی ہونے، سہروردی ہونے، چشتی ہونے اور نقشبندی کا سلسلہ ہونے سے تعلق نہیں رکھتا۔

جس کسی کو اللہ تعالیٰ نہ بخشے، عرفان الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

"اے فاطمہؓ! تم اس بھروسے پر نہ رہنا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہو، بلکہ (نیک) عمل اور (نیک) عمل کرو۔"

میری حجت قرآن پاک ہے اور جاہل کی حجت شیطان ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :

"جس دن کہ مرد اپنے بھائی سے بھاگے۔ (اشارہ) ان میں سے ہر مرد کو اُس دن ایک فکر لگا ہُوا ہے، جو اس کے لیے کافی ہے۔"

ہر مقامات کے ملکی اور فلکی طبقات کا تماشا تحت الثریٰ سے لے کر عرش تک، غوثی، قطبی، لوح محفوظ ہمیشہ خوش قسمت آدمیوں کے ستارہ شناس مراتب کے مطالعہ میں رہتا ہے۔ یہ مقام بھی اَنَا اور استدراج کا ہے اور وہ جھوٹا ہے۔

(البتہ) اولیاء فقیر درویش کی یہ کرامات ہیں کہ وہ ایک شخص کو اسم اللہ ذات سے

بتوحید ذات و مشرف کند بہ مجلس نبی اللہ علیہ السلام والصلوٰۃ ۔ استقامت بہ از کرامات و مقامات ۔ دم قدم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید تولاً و فعلاً ۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ لَذَّتُهُ مَعَ الْخَلْقِ ۝ [1]

قَالَ يَدَيْنُ الْمُرِيْدِ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ ۝ [2]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

ثَلٰثٌ يَشْفَعُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَشَفَاعَتِ الْاَنْبِيَآءِ الشُّهَدَآءُ وَ الْاَوْلِيَآءِ الْكَامِلِ وَالْخَادِمِ ۝ [3]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ ۝ [4]

وعظ پند، راہ دیگر است ۔ علم، فضیلت، دانشمندی راہ دیگر است ۔
عارف باللہ حق پسند راہ دیگر است ۔

بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک — ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

قولہ تعالیٰ :

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ ۝ [5]

قَالَ مُحْيِ الدِّيْنِ قُدِّسَ سِرُّهٗ :

اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ ۝ [6]

---

[1] الحدیث [2] الحدیث [3] الحدیث [4] راحت القلوب از حضرت نظام الدین اولیاءؒ ۔
[5] سورہ آل عمران ۳ : ۱۸ [6] قول سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ۔

آشنا کرے اور توحید الٰہی میں اسے مستغرق کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے مشرف کرے ۔

استقامت کرامات سے بہتر ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر قولاً وفعلاً مستقل طور پر چلنا چاہیے ۔

حدیث

"جس نے معرفت الٰہی حاصل کر لی، پس اُسے خلقت کے ساتھ میل جول سے لذت حاصل نہیں ہوتی ۔"

"کہا گیا کہ مرید کے دونوں ہاتھ مرشد کے نزدیک ایسے ہیں، جیسے نہلانے والے کے ہاتھ میں مُردہ ہوتا ہے ۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"قیامت کے روز تین قسم کے لوگوں کی شفاعت انبیاؑ کی طرح ہو گی یعنی شہداء اور اولیائے کامل و خادم ۔"

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :

"قوم کا سردار فقراء کا خادم ہوتا ہے ۔"

وعظ و نصیحت دوسرا طریق ہے ۔ علم، فضیلت اور دانشمندی ایک اور راہ ہے ۔
عارف باللہ حق پسند دوسری راہ ہے ۔

بیت

خالق پاک کو جو پسند آجاتے ۔ مخلوق اسے پسند کرے نہ کرے، کچھ مضائقہ نہیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی شاہد ہیں ۔"

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ سے محبت اور غیر اللہ سے وحشت اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے ۔"

ولی سہ قسم است :-

۱- ولی دنیا ظل اللہ۔

۲- ولی عقبیٰ زاہد عابد۔

۳- اہل اللہ۔

اہل اللہ آنست کہ جمعیت کند از ہمہ ابواب ظل اللہ کہ جمعیت ظل اللہ آرام خلق اللہ۔

حدیث

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ [1]

سوم : ولی اللہ فقیر فنا فی اللہ۔

قولہٗ تعالیٰ :

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ [2]

اسم اللہ بمثل لعل در گوہر لعل در دہان سگ نباید انداز د۔ واگر اندازی از سگ بسازی، چنانچہ سگ اصحاب کہف باید دانست کہ وحدت حق سبحانہٗ وتعالیٰ بمثل دریا وتصور اسم اللہ بمثل موج وطالب بمثل حباب۔ چون موج حباب را بدریا آب فرو برد وغرق کند، حباب وموج ودریا آب یکی گردد، چنانچہ انگر وآتش یکی، درمیان بندہ و خدا کہ حجاب است ہمین دنیا، شخصی کہ بمقدار حبہ حب دنیا در دل داشتہ باشد، آنچہ اولیاء اللہ بروی زمین است راہ آنرا نتوان کشود۔

حدیث

تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ [3]

---

[1] جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ ج ۲، ص ۸ [2] سورۃ البقرۃ ۲: ۲۵۷ [3] عین العلم وابن ماجہ، جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ

ولیوں کی تین قسمیں ہیں :

۱- ولی دُنیا ظلّ اللہ۔

۲- ولی عقبیٰ زاہد عابد۔

۳- اہل اللہ۔

اہل اللہ وہ ہے جو ظلّ اللہ کی تمام اقسام سے تسکین دیتا ہے، کیونکہ ظلّ اللہ کی جمعیت خلق خدا کو آرام پہنچاتی ہے۔

حدیث

"لوگوں میں سے بہتر انسان وُہ ہے، جو انہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔"

سوم : ولی، ولی اللہ فقیر فنا فی اللہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"اللہ ایمان والوں کا والی اور دوست ہے، جو ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔"

اسم اللہ گوہر میں لعل کی مانند ہے اور لعل کُتّے کے مُنہ میں نہیں ڈالا جا سکتا اور اگر تُو ڈالتا ہے، تو اُسے کُتّے سے بناتے، جیسے اصحاب کہف کا کتا تھا۔

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدت دریا کی مانند ہے اور تصورِ اسم اللہ موج کی طرح ہے اور طالب بُلبُلہ کی مانند ہے۔ جب موج بلبلہ کو دریا کے پانی میں نیچے لے جاتی ہے۔ اور اُسے غرق کرتی ہے، تو بلبلہ، موج اور دریا کا پانی ایک ہو جاتے ہیں، جیسے آگ اور چنگاری۔

خدا اور بندہ کے درمیان جو پردہ ہے، وہ یہی دُنیا ہے۔ جو شخص کہ رائی کے دانہ کے برابر بھی دُنیا کی محبت دل میں رکھتا ہو گا، تو جتنے بھی اولیاء اللہ روئے زمین پر ہیں، اس کو راہ نہیں کھول سکتے۔

حدیث

"دُنیا کو ترک کرنا تمام عبادات کی بنیاد ہے۔ اور دُنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔"

یک حجت قطعی موجب بآن تو چنان پیدا خواہد کرد کہ ترا میکشد۔

علمار عامل آنست لائق روایت حضرت ابوحنیفہؒ کہ ریا نکند و درم دُنیا رشوت مردار نگیرد جیفہ مُردا خواری ہیچ ترس کاری نیست، ترسا است بی ترسا۔ علم بی عمل تعلق دارد نہ درسانکہ علم با اہل بدعت خلاف و با اہل نہ آنرا عالم نتوان گفت بمثل شیطان دُور تر از خُدا۔ چراکہ شیطان نیز عالم فاضل زاہد عابد کہ راہزن زبان کار مسلمانان است۔

نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْهَا۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ

عالمی کہ طلب دُنیا کند، بیشک دین از دست آور دن حج ولا زکوٰۃ شود۔ وطلب دُنیا کردن خلاف سنّت۔ فقیریکہ در طلب عزّ و جاہ۔ گرچہ قرب ظلّ اللّٰہ بادشاہ گمُراہ کہ نفس اُو پاکی دہوا شود۔

دربستر فقر نقیر حرف است فی صورت فیل مست۔ صاحب ذائقہ صُحبت ذائقہ راس نیاید۔

حدیث

اَلْفَقْرُ نُوْرٌ وَالْوَجْهُ فِی النُّوْرِ [1]

صُورت فقر از سرتا قدم ہمہ تباہ شُد۔ میل بہ نیّت اشتغال اللّٰہ۔ دوم باب چنانچہ مجلس حضرت موسیٰ صلوٰۃ اللّٰہ وحضرت خضر علیہ السلام کشتی خرق کرد و دیوار شکستہ را بنا کرد و بچہ را کُشت۔

[1] الحدیث

ایک قطعی حجت اس کے سبب تیرے ساتھ ایسی پیدا ہو جائے گی جو تجھے اُن کی طرف کھینچے گی۔

علمار عامل وُہ ہے، جو حضرت ابوحنیفہؒ کی روایت کے مطابق ریا نہ کرے۔ اور دنیاوی مال و دولت اور مُردار رشوت نہ لے۔ حرام مُردار کھانا کوئی رحم کا کام نہیں۔ وہ تو بے رحم نصرانیوں کی طرح ہو جاتا ہے۔ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہیں۔ کیونکہ ایسا علم اہل بدعت و مخالف کا ہے۔ اور اہل علم اس کو عالم نہیں کہہ سکتے۔ وہ تو شیطان کی مثل ہے، جو خدا سے دُور تر ہے۔ کیونکہ شیطان بھی زاہد عابد تھا، جو راہزن اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والا ہے۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اللہ تعالیٰ ہمیں ملعون شیطان سے اپنی پناہ میں رکھے۔"

وہ عالم جو دُنیا کا طالب ہے، بلاشبہ دین اس کے ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔ اس کا حج اور زکوٰۃ بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوتے۔ دُنیا کا طلب کرنا سنّت کے خلاف ہے۔ وہ فقیر جو دنیاوی عزّ و جاہ کے حصول میں لگا رہتا ہے، اگرچہ اس سے اُسے ظلِّ الٰہی بادشاہ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے، مگر وہ گمُراہ ہے، کیونکہ اس کا نفس ناپاک اور ہوا و ہوس سے بھرا ہُوا ہے۔

فقر کے بھید میں مست ہاتھی کی صورت میں فقر ایک حرف ہے۔ فوقیت رکھنے والے (فقیر) کو اہل دنیا کی صحبت راس نہیں آتی۔

حدیث

"فقر ایک نور ہے۔ اور اس کی صورت نور میں ہے۔"

فقر کی تمام صورت سر سے قدم تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے (اہل دنیا کی نگاہ میں) خراب ہوگئی۔ دوسرے (معرفت کے) باب کی وجہ سے، چنانچہ مجلس حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام میں جب کشتی میں سوراخ کیا اور ٹوٹی ہوئی دیوار کو از سر نو تعمیر کیا اور بچے کو قتل کیا۔

قولهٔ تعالیٰ :

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ [1]

حدیث

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ [2]

چون از ہجرِ نبی اللہ یک ہزار و یکصد سال گذشت ، ہمہ کس خواہد گشت ، مگر صاحب اشتغال اللہ وصال کہ از ہمہ آفات امان دجّال تا ابدالآباد قیامت باد۔

قولهٔ تعالیٰ :

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ [3]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ [4]

ہر کہ تمام فقر مرتبۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم است۔ کہ تمام دُنیا تمام فرعون است۔ اہلِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم را اہلِ فرعونی راست نیاید۔

ابیات

ہر کرا مُرشد نباشد پیشوا — این رسالہ بس بود رہبر خُدا

در مطالعہ دار دائم اہلِ دین — عارفی فی اللہ شوی حق الیقین

فقیر فنا فی اللہ، طالب اللہ مع اللہ یکتا شود، گرچہ طالب ہزار بیشمار، ہر کہ حواس خمس ظاہر نہ بندد، حواس باطن نکشاید۔

یک قدم بر ازل نہ، دیگر قدم کش از ہوا۔ بعد از ان گشت فی اللہ عارفی واصل خُدا۔

از نمازی و ذکری کہ جواب صواب آواز غیبی یا از دل دلیل ثابت و یا وہم صادق لبیک یا

---

۱ سوره الکہف، ۱۸ : ۷۸، ۲ الحدیث ۳ سوره محمد، ۴۷ : ۳۸ ۴ نقل از مرغوب القلوب، ص ۱۸ وانیس الطالبین از حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبندیؒ، انفاس العارفین از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔

ارشادِ خداوندی ہے :۔

" فرمایا! اب میری اور تمہاری جدائی ہے "۔

حدیث

" عام نکوکاروں کی نیکیاں مقرّبین کے ہاں گناہ شُمار ہوتی ہیں "۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہجرت سے گیارہ سو سال گزر گئے ہیں، تو ہر کوئی شخص ہلاک ہو جائے گا، مگر ما سوائے ان لوگوں کے جو یادِ الٰہی میں مشغول ہوں گے اور وصالِ الٰہی سے مشرّف ہوں گے۔ وہ لوگ دجّال کی آفات سے ابدالآباد قیامت تک محفوظ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

" اللہ مستغنی ہے اور تم سب فقیر ہو "۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے :

" جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے، تو وہ خُدا ہی ہوتا ہے "۔

کیونکہ تمام فقر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مرتبہ ہے۔ کہ تمام دُنیا فرعون ہے۔ اہلِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اہلِ فرعونی راس نہیں آتی ہے۔

ابیات

جس کسی کا مُرشد راہبر نہ ہو۔ یہ رسالہ رہبر خُدا کے طور پر اس کے لیے کافی ہے۔ اہلِ دین کو ہمیشہ مطالعہ میں رکھ۔ تو عارف فی اللہ حق الیقین ہو جائے گا۔

فقیر فنا فی اللہ اور طالب اللہ مع اللہ یکتا ہو جاتے ہیں، اگرچہ ہزاروں بے شمار طالب ہوں۔ مگر جب تک پانچوں ظاہری حواس بند نہ ہو جائیں باطنی حواس نہیں کھلتے۔

تو ایک قدم ازل پر رکھ اور دوسرا قدم نفسانی خواہشات سے کھینچ لے۔ بعد ازاں تو عارف فی اللہ واصل خُدا ہو جا۔

تو نماز اور ذکر کے سبب جواب باصواب یا دل سے ثابت دلیل اور یا وہم صادق کی آواز سنتا ہے۔ جب تک وہ "اے میرے خوش نصیب بندے"! لبیک اچھی

اسعد عبدی بگوش خوش نشنود، آنرا نماز ذکر نتوان گفت، چراکہ اللہ تعالیٰ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ، عَلِیْمٌ، حیّ و قیوم۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ [1]

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ [2]

صمد است۔ نہ صنم بُت پرستی گردد۔

حدیث

لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ [3]

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ تُحَرِّكُ شَفَتَيْنِ [4] واقع است۔

اگر درین راہ باطن فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلیل، وہم، الہام، مشاہدہ بمثل نبودی، روندگان راہ آگاہ زہم کافر و مشرک و مردود گردندی۔ ہر راہ کہ شریعت ردّ کند، آن راہ کافر است، بدانکہ شریعت متابعت پیروی صلوٰۃ اللہ را گویند۔

پیر مرشد کامل آنست کہ متابعت پیروی پیغمبر علیہ السلام طالب اللہ را آنجا رساند جای کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید۔ این سنت عظیم و راہ صراط المستقیم برکت اسم اعظم وجود طالب عظیم و مرشدی اینجا نرساند، مرشد خام ناقص، خلل ایمان است۔ و طالب جاہل بمثل شیطان است۔

مرشد عارف باللہ فنا فی اللہ آنست کہ طالب اللہ را برزخ اسم اللہ مجلس نبی اللہ مشرف حضور پُر نور کند واز نبی اللہ نصیب خطاب بدہاند ونام خود را مرشد نخواند ہر کرا بنوازد، بیک نظر مرتبہ برابر خود سازد، صاحب خُلق تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى [5]

مرشد آنست صاحب توفیق کہ با طالب اللہ ہمیشہ باشد۔ رفیق گرچہ طالب ہزار بیشمار

[1] سورہ الحدید، ۵۷ : ۴ [2] سورہ ق، ۵۰ : ۱۶ [3] کیمیای سعادت از امام غزالیؒ
[4] الحدیث [5] حدیث نقل از انیس العارفین۔

طرح نہیں سنتا ہے، اُسکو نماز یاذکر نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سُننے والا، دیکھنے والا، جاننے والا اور زندہ اور قائم ہے۔

"اور وہ تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں کہیں بھی ہو۔"

"اور ہم اپنے بندے سے اس کی گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔"

وہ صمد ہے نہ کہ صنم کی جائے پرستش۔

حدیث

"حضوری قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔"

"میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق دونوں ہونٹوں کی حرکت میں ہوں" وارد ہوا ہے۔

اگر اس راہ باطنی فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مثال کے طور پر دلیل، وہم، الہام اور مشاہدہ نہ ہوتا، تو راہ پر چلنے والے آگاہ لوگ بھی کافر، مشرک اور مردود ہو جاتے۔ ہر وہ راہ جس کو شریعت ردّ کر دے، وُہ کفر کی راہ ہے۔ جان لے کہ شریعت متابعت پیروی پیغمبر صلوٰۃ اللہ کو کہتے ہیں۔

پیر مرشد کامل وُہ ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت و پیروی کرتے ہوئے طالب اللہ کو وہاں تک پہنچاتے، جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے۔ اس سنت عظیم اور راہ صراط مستقیم پر چلتے ہوئے اسم اعظم کی برکت سے اگر مرشد طالب اللہ کو اس مقام پر نہیں پہنچاتا، تو وہ مرشد خام اور ناقص ہے اور خلل ایمان کا باعث ہے۔ اور جاہل طالب شیطان کی مثل ہے۔

مرشد عارف باللہ فنا فی اللہ وُہ ہے، جو طالب اللہ کو اسم اللہ ذات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس پُر نور سے مشرف کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب دلواتا ہے اور اپنے آپ کو مرشد نہیں کہلواتا۔ وہ جس کسی کو نوازتا ہے۔ ایک ہی نظر سے صاحب خُلق کو اپنے مرتبہ کے برابر کر دیتا ہے۔ (حدیث میں آتا ہے کہ) "اپنے میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق پیدا کرو۔"

صاحب توفیق مرشد وُہ ہے جو ہمیشہ طالب اللہ کے ساتھ ہو۔ وہ ہمیشہ رفیق

چنانچہ آفتاب باطلوع تابش با ذرّہ نہ ذرّہ از آفتاب جُدا و نہ آفتاب از ذرّہ جُدا۔ ہمچنان است طالب با مُرشد مع اللہ خُدا۔

مُرشد عارف باللہ آنست کہ اگر از طالب گناہ کبیرہ واقع شُد، مُرشد را ازو آگاہی پیدا شُد۔ مُرشد کامل آنست کہ ہمون ساعت پیش نبیؐ اللہ رود، التماس گناہ طالب اللہ کند و طالب اللہ را گناہ از نبیؐ اللہ عفو کناند و یا آنکہ مُرشد لوح (محفوظ) را در مطالعہ در آید، جائیکہ گناہ طالب اللہ بر لوح نوشتہ است بانگشت گُناہ را محو کند۔ جائیکہ گناہ ثواب بنولیسد، از تاثیر محو شد گناہ طالب اللہ۔ اُو ز گناہ تائب و پشیمان شود۔

حدیث

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ [1]

مُرشد کہ باین قدر قوت ندارد، لایق ارشاد نیست۔ طالب اللہ ازو تلقین نکرد۔

قولہٗ تعالیٰ :

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی [2]

اہل روایت آنست کہ در طلب اہل ہدایت۔ چون قیامت قائم شود، اہل دُنیا از قبر برخیزند، پشت قبلہ رُو سیاہ و در گردن طوق لعنت، ظُلم و تن با مار و کژدم زنبور پیچیدہ۔

مُرشد کامل آنست ہر کرا جانب اللہ کشد، مقام اہل دُنیا را معائنہ کند کہ طالب اللہ را از دُنیا اہل دُنیا دل سرد گردد۔

و طلب فقیری ہر آنکس کند، کسی را کہ اللہ بطلبد و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ

---

[1] الحدیث [2] سورہ طٰہٰ ۲۰ : ۴۷

رہے گرچہ ہزاروں بیشمار طالب اللہ ہوں۔ جیسے آفتاب طلوع ہونے کے وقت ذرّہ کے ساتھ چمکتا ہے۔ ذرّہ نہ آفتاب سے جُدا ہوتا ہے اور نہ آفتاب ذرّہ سے جُدا ہوتا ہے۔ ایسے ہی طالب بھی مُرشد مع اللہ خُدا کے ساتھ ہے۔

مُرشد عارف باللہ وُہ ہے کہ اگر طالب سے گناہ کبیرہ سرزد ہو جائے: تو مُرشد کو اس سے آگاہی پیدا ہو جائے۔ مُرشد کامل وُہ ہے کہ اسی گھڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے پاس حاضر ہو کر طالب اللہ کے گناہ کے متعلق التماس کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے طالب اللہ کے گناہ کو معاف کرائے اور یا یہ کہ مُرشد لوح محفوظ کو زیر مطالعہ لائے اور جس جگہ طالب اللہ کا گُناہ لوح محفوظ پر لکھا ہے اپنی انگلیوں سے اس گُناہ کو مٹا دے، جس جگہ گُناہ ثواب لکھا گیا، اس کی تاثیر سے طالب اللہ کا گُناہ مِٹ گیا۔ (گناہگار) گناہ سے تائب اور پشیمان ہو جائے۔

حدیث

"جو شخص گناہ سے توبہ کر لے، وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اُس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔"

جو مُرشد کہ اس قدر طاقت نہیں رکھتا، وہ ارشاد کے لائق نہیں ہے۔ طالب اللہ کو اس سے تلقین نہیں لینی چاہیے۔

ارشادِ خداوندی ہے :

"اور سلامتی ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔"

اہل روایت وہ ہے، جو اہل ہدایت کی طلب میں رہتا ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی اور اہل دُنیا قبر سے اُٹھیں گے۔ تو اُن کی پُشت قبلہ کی جانب ہوگی۔ وہ رُوسیاہ ہوں گے۔ ظُلم کی وجہ سے اُن کی گردنوں میں طوق لعنت ہوگا۔ اور ان کا جسم سانپوں، بچھوؤں اور بھڑوں سے پیچیدہ ہوگا۔

مُرشد کامل وُہ ہے، جو کسی کو اللہ کی جانب کھینچتا ہے، اہل دُنیا کے مقام کا معائنہ کراتا ہے، جس سے طالب اللہ کا دل دُنیا اور اہل دُنیا سے سرد کرا دیتا ہے۔

اور وہ شخص فقیری کی طلب کرتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور حضرت محمد

وسلم ہم مجلس آنرا خود کند۔

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ ؕ[1]

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ؕ[2]

وطلب دُنیا ہر آنکس کند کسی را کہ فرعون بطلبد و محروم از فقر اللہ و صحبت نبی اللہ شود، دانی؟ دُنیا چیست؟

حدیث

اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَّ الْعَیْشُ فِیْھَا اِحْتِلَامٌ ؕ[3]

باید دانست چون روز حشر اہل قبور ارواحان از قبر برآیند و بر عرصات استادہ و اللہ تعالیٰ قاضی و ہر ذرہ از حساب خلاص شوند و از صراط بگذرند و در جنّت بہشت درآیند، ہمہ کس در طلب دیدار۔ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اَللہُ تَعَالٰی نُوْرُ النَّارِ بمقدار سوزن سُوراخ بہ ہفتاد پردہ آہنی تجلّی جانب ایشان اندازد۔ ہمہ کل جزازی خود بخود سالہا سال افتادہ مانند، مشرف محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم است والّا نہ از سوزش نور النار ہمہ سوختہ خاکستر گردد۔

---

[1] زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ و جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ۔
[2] الحدیث [3] نقل از صحاح

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اس کی ہم مجلسی کرتے ہیں۔

حدیث

"فقراء سے دوستی رکھنا انبیاءؑ (اور رسولوں کے) اخلاق سے ہے۔

فقراء کی محبت جنّت کی کُنجی ہے

حدیث

"فقراء کی محبت جنّت کی چابی ہے"۔
اور دُنیا کی طلب ہر وہ شخص کرتا ہے، جس کو فرعون طلب کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فقر اور صحبت نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو جاتا ہے۔ کیا تُو جانتا ہے کہ دُنیا کیا ہے؟

حدیث

"دُنیا گویا ایک خواب (کا نام ہے) اور اس کا عیش احتلام ہے"۔
جاننا چاہیے جب قیامت کے روز اہل قبور روحانی قبروں سے باہر نکلیں گے اور میدان حشر میں کھڑے ہوں گے اور اس دن اللہ تعالیٰ (منصف) حاکم ہوگا اور ہر ذرہ حساب کتاب سے خلاصی پائے گا اور پلصراط سے گزرے گا اور جنّت بہشت میں داخل ہوگا۔ تمام لوگ طلب دیدار الٰہی میں ہوں گے۔ اے رب! اپنے آپ کو دکھا۔ اللہ تعالیٰ کا نُور نار کے مثل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نُور کی تجلّی سوئی کے سُوراخ کے برابر ستر آہنی پردوں سے ان کی طرف ڈالے گا۔ تو تمام کُل و جُز موجودات سالہا سال تک بیہوش پڑی رہیں گی۔ جو اشخاص حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرّف ہوں گے، بچ جائیں گے۔ دوسرے نور النار کی سوزش سے تمام سوختہ اور خاکستر ہو جائیں گے۔

بیت

ہرکہ اینجای ندید اُو آنجا کُجا   کورمادرزاد کی بہ بیند لقا

قولہٗ تعالیٰ :

وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى [1]

ہفتاد بار در دُنیا خدای تعالیٰ را در خواب حضرت امام اعظمؒ دیدہ وخواب بخود غفلت است واما آنکہ جواب باصواب خواب غافل نبود وخاص لقاء ربّ العالمین وطاقت برداشت دیدار حاصل وسمع خاتم النبیین وفقیر فنا فی اللہ عارف باللہ کہ دائم وصال حضوریّت باشند کہ فی الدنیا بُود غرق بُود کہ فی الآخرۃ نُور ذات است باذات چراکہ آتش اسم اللہ نور اللہ چنان تیز تراست آتش دوزخ پیش آتش عارفان کہ اسم اللہ در سینہ دارند ہمچنان است چنانچہ ہیزم خشک سوزد در آتش ۔

ہرکہ نصیب دوست دوجہانی سعادت جاودانی یافت، از فقر عارف باللہ یافت ۔

طالب دُنیا واہل دُنیا از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محروم است فی الدّنیا والآخرۃ، چراکہ نبیؐ اللہ را از ایشان بُوی جیفہ گندہ نجس پلید مُردار بہ دماغ مبارک رسد بنابران صدّاق اللہ از اہل دُنیا روی بگردانند ۔

قولہٗ تعالیٰ :

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا [2]

بس اسم اللہ خطی درکش بگرد ماسوای اللہ ۔ فقیر عارف باللہ ہر ساعت مکانی دیگر

---

[1] سورہ بنی اسرائیل، ۱۷ : ۷۲

[2] سورہ الکہف، ۱۸ : ۲۸

بیت

جس کسی نے یہاں (اس دُنیا میں) نہ دیکھا، وہ وہاں (آخرت میں) کہاں دیکھ سکے گا۔ مادرزاد اندھا لقاء الٰہی کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

ارشاد خداوندی ہے :

"اور جو شخص اس جہان میں اندھا رہا، پس وہ قیامت کے روز بھی اندھا رہے گا ۔"

ستّر بار دُنیا میں حضرت امام اعظمؒ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا، اور خواب بذاتِ خود غفلت (کا دوسرا نام) ہے۔ لیکن خواب میں جو جواب باصواب پایا، وہ غفلت نہ تھی۔ وہ خاص دیدار ربّ العالمین تھا، اور طاقت برداشت اور حاصل دیدار تھا۔ اور خاتم النبیینؐ کی ہدایت کو سُننا تھا۔ اور فقیر فنا فی اللہ عارف باللہ جو ہمیشہ حضوریّت کے وصال سے مشرّف رہتے ہیں، دُنیا میں ہوتے ہیں اور مستغرق تھے کہ آخرت میں بھی نور ذات ہے۔ ذات کے ساتھ اس لیے کہ اسم اللہ نور اللہ کی آگ اس قدر تیز تر ہے کہ دوزخ کی آگ عارفوں کی آگ کے سامنے جو اسم اللہ کی سینہ میں رکھتے ہیں، ایسی ہے جیسے خشک لکڑی آگ میں جلتی ہے ۔

جس کسی نے دوست کے نصیب سے دونوں جہان کی جاودانی سعادت پائی، اس نے عارف باللہ کے فقر کی وجہ سے پائی ۔

طالب دُنیا اور اہل دُنیا، دُنیا اور آخرت میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے محروم ہیں، کیونکہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن سے گندی، نجس، پلید، مُردار نعش کی بُو آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دماغ مبارک میں پہنچتی ہے۔ بنابراں اللہ کے صدّیق لوگ اہل دُنیا سے مُنہ موڑ لیتے ہیں ۔

ارشاد خداوندی ہے :

"اور اُن کو چھوڑ کر دنیا کی رونق زندگانی کی تلاش میں تیری آنکھیں نہ دوڑیں۔"

اسم اللہ کافی ہے ماسوا اللہ کے خطِ تنسیخ کھینچ دے۔ فقیر عارف باللہ کے لیے ہر گھڑی

دہر زمانی جای دیگر۔ عارف باللہ را دعوت دعا، یکدم برآید۔ چراکہ عمل اہل قبور در اعمال انسان است۔ روحانی وحق مؤکل آنچہ فی السّمٰوٰت والارض در حکم وقید ایشان است۔

حدیث

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ [۱]

ہرکہ این دعوت شروع کند، ہژدہ ہزار عالم در اسیر اُو شود، تاآنکہ کارِ اُو بمطالب رسد۔ این دعوت طرفۃ العین است۔ عین بودہ شد۔

بیت

شہسوارم شہسوارم شہسوار — غوث قطب مرکب اندتہ زیر بار

دعوت و دعا لسان الفقرآ، سیف الرحمٰن است۔ سیف اللہ دعا سیفی خوان برقبور غوث قطب، درویش، فقیر غازی شود۔ سوار یکدم جز برآرد۔ از درگاہ پروردگار این راہ است۔ مرد مردان شجاعت جانسپار۔ آن را بریاضت وچلہ وترک حیوانات چہ کار؟ صاحب نظارہ نہ انتظار۔

نظم

ہرکہ باہوؒ دم کشد جان چاک چاک — از اسم باہوؒ متصل باہو چہ باک
باہوؒ اب بسم الف از اسم اُو — ہرچہ باشد غیر ہُو از دل بشو

[۱] شرح مسند امام اعظم حضرت ملا علی قاریؒ، لاہور، ص ۱۱۴

ایک دوسرا مقام ہے اور ہر لمحہ ایک دوسرا زمان ہے۔ عارف باللہ کی دعوت دعا یکدم قبول ہوتی ہے، کیونکہ اہل قبور کا عمل انسان کے اعمال میں مضمر ہے۔ روحانی اور حق مؤکل جو کچھ زمین وآسمان میں ہے؛ اُن کے حکم اور تصرف میں ہے۔

حدیث

"جب تم کسی امر میں حیران رہ جاؤ، تو اہل قبور سے مدد مانگو۔"

جو کوئی اس دعوت کو شروع کرتا ہے، اٹھارہ ہزار عالم اُس کی قید میں ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک اُس کے (تمام) کام سرانجام پاجاتے ہیں۔ یہ دعوت پلک جھپکنے کی دیر میں قبول ہوجاتی ہے۔

بیت

میں شہسوار ہوں، شہسوار ہوں، ہاں شہسوار ہوں۔ غوث وقطب میری سواری ہے، جو میرے زیر بار ہے۔

دعوت ودعا فقرا کی زبان اور اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔ دعا سیفی، جو اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے، غوث، قطب، اور درویش کی قبروں پر پڑھ۔ (اس طرح) فقیر غازی بن جاتا ہے۔ سوار یکدم کامیاب ہوجاتا ہے۔ پروردگار کی درگاہ کی جانب سے یہ ایک طریقہ ہے۔ شجاع لوگ اپنی جان نثار کرنے والے ہیں۔ ان کو ریاضت، چلہ اور حیوانات کے ترک کرنے سے کیا سروکار ہے؟ صاحب نظارہ انتظار کرنیوالا نہیں ہے۔

نظم

جو کوئی ہُو کہہ کر سانس لے، تو اس کی جان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے۔ باہوؒ کا نام ہُو کے ساتھ ملا ہوا ہے اس لیے اُسے کیا ڈر ہے؟

اے باہوؒ! بسم کی ب اسم اللہ کے الف کے ساتھ ہے۔ اس لیے جو کچھ بھی ہُو کے بغیر ہو، اُسے دل سے دھو ڈال۔

ہُو ہویدا میشود روشن ضمیر — واؤ وحدت میکشد فی اللہ فقیر

باہُو ہُو گشت تو در جسم و جان — باہُو ہر مشکل یا ہُو بخوان

اسم اعظم باہُو از ہُو بجو — ہُو حقیقت سرّ سرّی بکس مگو

ہُو کلید جنت است از لامکان — ذاکر ہُو کم بود اندر جہان

ہر کہ با ترتیب ذکر ہُو کشد — عارف باللہ آن بی شک شود

باہُو ہُو آتش سوزد بہ تن — نفس کافر را بسوزی جان من

باہُو ہُو ذکر باشد لازوال — واز ذکر ہُو حاصل شود قرب وصال

ہر کہ از ہُو بی خبر اُو گاو خر — ز ہُو ہویدا میشود زیر و زبر

ہُو ہدایت می شود از ہر مقام — ہُو حیات جنّ و انس و خاص و عام

آن صفت صانع کہ باشد ہُو حیات — ہر کہ با ہُو محرم است آن شد نجات

ہُو بدان دو چشمہ چشم کشا — واز واوِ وحدت بُرد دری کبریا

ہُو حیاتی میدہد ہر مُردہ دل — ہر کہ از ہُو بیخبر آن روی خجل

از ذاکر ہُو طلب کن دو سہ گواہ — ترک دُنیا حرص حسد و عزّ و جاہ

ہُو سے روشن دلی ظاہر ہوتی ہے اور وحدت کی واؤ (و) فقیر کو اللہ کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔

اے باہُو! ہُو تیرے جسم میں جان بن گیا ہے۔ اس لیے اے باہُو ہر مشکل کے وقت یاہُو پڑھ لیا کر۔

اے باہُو! ہُو میں اسم اعظم کی تلاش کر۔ ہُو حقیقت سرّ ہے۔ اس کے بھید کے متعلق کسی کو خبر نہ کر۔

ہُو لامکان کی طرف سے جنت کے دروازے کی کنجی ہے۔ ہُو کے ذاکر دُنیا میں کم ہوتے ہیں۔

جو کوئی ترتیب سے ہُو کا ذکر کرے۔ وہ بیشک عارف باللہ ہو جاتے۔

اے باہُو! ہُو بدن میں آگ لگا دیتا ہے۔ اے میری جان! تُو (اس سے) کافر نفس کو جلا دے۔

اے باہُو! ہُو ایسا ذکر ہے، جسے زوال نہیں۔ اور ہُو کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کے وصال کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔

جو کوئی ہُو سے بیخبر ہے، وہ بیل اور گدھا (جانور) ہے۔ ہُو سے عرش و فرش کا پتہ چلتا ہے۔

ہُو ہر جگہ ہدایت و رہنمائی کرتا ہے۔ ہُو جنّ و انسان اور خاص و عام کا موجب حیات ہے۔

صانع (کاریگر) کی صفت خلاقی ہُو سے ظاہر ہے۔ جو کوئی ہُو سے آگاہ ہے، وُہ نجات پاگیا۔

جان لے کہ ہُو کا دو چشمہ آنکھ کو غفلت سے بیدار کرتا ہے، اور اس کی واؤ کبریا کی وحدت کے دروازے تک لے جاتی ہے۔

ہُو مُردہ دل کو زندگی عطا کرتا ہے۔ جو شخص کہ ہُو سے بے خبر ہے، وہ ندامت و شرمساری کا مُنہ دیکھتا ہے۔

ہُو کے ذاکر سے دو تین گواہ لے لے، جنہوں نے اس کے ذکر سے دُنیا کی حرص، حسد اور طلب عزّ و جاہ ترک کر دی ہے۔

باہُوؒ ہُو بتوی با تُو ہُو | از ذکر ہُو فریاد در دل ہر سُو
مرد آن باشد ز ہُو پردہ کشاد | بر تراز د ز عرش ببر د کبریاد
ہر کہ باکبر است لعنت باد اُو | از ریا و کبر زان بیزار شو
باہُوؒ! بہر از خُدا راہبر نُما | ہر ہوا را زیر پا رو بر ہوا
تو نمیدانی حقیقت راہ دین | لعنت است بر نغمۂ مطرب لعین
ہر کہ شُد یار محبت با نظر | آن نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر
ہُو بدریائیست آن دُرِّ عظیم | دُرّ نور احمدؐی وحدت قدیم
از قبر باہُوؒ بر آید ہُو حق بنام | واصلان را ختم فقر ش از ہُو تمام

قولہٗ تعالیٰ ؛

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ[1]

قولہٗ تعالیٰ ؛

لَا یُجَلِّیۡھَا لِوَقۡتِھَاۤ اِلَّا ھُوَ[2]

خواندن باہُوؒ و در چشم خواب | نام باہُوؒ چیست یعنی کج وہاب
ہر کہ خواہد گنج دُنیا از وہاب | درمیان یک ہفتہ گردد اُو خراب
باہُوؒ را یاہُو بدان یا ہُو بخوان | از خواندن یاہُو شود سرّ عیان
باہُوؒ ہُو مکانی چیست ملکی لامکان | نیست آنجا اسم رسم جسم و جان
باہُوؒ ہُو نُور است قرب باحضور | باہُوؒ را یاہُو برد وحدت غرق نُور

[1] سورہ آل عمران، ۳ : ۲

[2] سورہ الاعراف، ۷ : ۱۸۷

اے باہُوؒ! ہُو تیرے ساتھ ہے یا تُو ہُو کے ساتھ ہے۔ ذکرِ ہُو سے دل کی فریاد ہر طرف ظاہر ہے۔

مرد وُہ ہے، جو ہُو سے پردہ کھولے اور بزرگی کو عرش سے بلند لے جائے۔

جو متکبر ہے، اس پر خدا کی لعنت ہو۔ تُو دکھلاوے اور غرور سے بیزار ہو۔

اے باہُوؒ ؛ خدا کے لیے (تُو) راہبر راہ نُما ہے۔ ہر خواہش کو پاؤں کے نیچے روند کر ہوا پر پرواز کر۔

تو راہِ دین کی حقیقت کو نہیں جانتا۔ لعین گویّے کی سُرتال پر لعنت ہے۔

جس کسی کی محبت دوست (اللہ تعالیٰ) کی نظر سے سرشار ہو گئی۔ پھر وہ نظر ہرگز سیم و زر کو خاطر میں نہیں لاتی۔

ہُو دریائے وحدت کا بڑا موتی ہے اور نورِ احمدؐی کی قدیمی وحدت کا (ہُو) موتی ہے۔

باہُوؒ کی قبر سے بھی ہُو حق کی آواز آئیگی، کیونکہ واصلوں کا فقر ہُو سے ہی پُورا ہوتا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے :

اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، مگر وُہی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وُہی اس کو کھول دکھائیگا اُس کے وقت پر"۔

باہُوؒ کا اسم (دن میں) پڑھ یا رات کو پڑھ (برابر ہے)۔ اسم باہُوؒ کیا ہے یعنی اُلٹا وہاب ہے یعنی اسم باہُوؒ اگر اُلٹا کر پڑھو، تو وہاب بن جاتا ہے۔ یعنی فقیر باہُوؒ اللہ تعالیٰ کے انوار ذات و صفات میں فنا و بقاء کلی حاصل کر چکا ہے۔ اسی لیے وہ اللہ تعالیٰ کی صفت اسم وہاب سے انفس میں متصف اور آفاق میں جلوہ گر ہے۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دُنیا کا خزانہ چاہتا ہے۔ تو وُہ ایک ہفتہ ہی میں خراب ہو جاتا ہے۔

باہُوؒ کو یا ہُو جان یا ہُو پڑھ۔ یا ہُو پڑھنے سے راز (الٰہی) عیاں ہو جاتا ہے۔

اے باہُوؒ! ہُو مکانی کیا ہے ؟ اس سے مُراد مُلک لا مکان ہے جہاں جسم و جان کا اسم اور رسم نہیں ہے۔

اے باہُوؒ! ہُو قرب باحضور کا نُور ہے۔ باہُوؒ کو یاہُو وحدت غرق نُور کی طرف لے جاتا ہے۔

باہُوؔ! مکانی چیست آہ سوز درد — غیرِ حق ہُو سوخت ماند حق بفرد

باہُوؔ پیری راستی راست دین — گنج نگردد راستی بر کسب مین

بی یقین شرمندہ شیطان مرید — تو نمیدانی کہ باہُوؔ بایزیدؒ

از قبر باہُوؔ ہُو بر آید بحق نام — فقر را ختم است آخر ہُو تمام

ہر کہ وقتی صبحدم از یادِ حق بیدار نیست — او محبت را نشاید لائق دیدار نیست

خفتہ باشند ہمچون حیوان عمر خود ضائع کند — گنج را دزدان برند چون پاسبان ہوشیار نیست

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی — کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

بہ بحرِ غرق فی اللہ شو کہ باز خود نمی مانی — دمی نامحرم است آنجا غلط گفت خاقانی

بسی صد سالہا باید شود فی اللہ جان فانی — نہ آنجا دم قدم گنجد نہ ملک سلیمانی

تمت بالخیر

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

باہُوؔ! مکان کیا ہے؟ سوز و درد کی آہ ہے۔ ہُو نے غیرِ حق کو جلا دیا۔ حق فرد کے ساتھ رہ گیا۔

باہُوؔ! صداقت کا مُرشد ہے اور سچے دین والا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جھوٹ کے کسب پر خزانہ نہیں بنتا ہے۔

بے یقین اور نادم شیطان کا مُرید ہے۔ تُو نہیں جانتا کہ باہُوؔ بایزیدؒ ہے۔

باہُوؔ کی قبر سے اللہ کے نام ہُو کی آواز آتی رہے گی۔ کیونکہ فقر کی انتہا ہُو پر ہی پُوری ہوتی ہے۔

جو کوئی صبح کے وقت حق کو یاد کرنے کے لیے نہیں جاگتا، وہ محبت کے لائق نہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ اُسے کوئی دیکھے۔

وہ غافل جو حیوانوں کی طرح سو کر اپنی عمر برباد کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ جب چوکیدار جاگتا نہ ہو، تو چور خزانہ لے جاتے ہیں۔

تیس سال کے بعد خاقانی کو یہ بھید معلوم ہوا کہ ایکدم کے لیے بھی خدا کے ساتھ مشغول ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے (کہیں) بہتر ہے۔

فنا فی اللہ کے سمندر میں ایسا غرق ہو جا کہ تُو اپنے آپ سے بھی بیگانہ ہو جائے۔ وہاں تو ایک سانس بھی تجھے نامحرم کر دیگا، خاقانی نے غلط کہا ہے۔

کئی سو سال درکار ہیں کہ فانی ہستی فنا فی اللہ ہو۔ اس مقام میں دم مارنے اور قدم رکھنے کی گنجائش نہیں، ملک سلیمانی کی کیا حقیقت ہے۔

تمت بالخیر

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

فہرست مضامین

تقریظ

جناب پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ سلطان الطاف علی صاحب، وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج کوئٹہ بلوچستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"عین العارفین" کی تصنیف لطیف تصوف و عرفان میں ایک اہم دستاویز ہے۔ افسوس ہے کہ پاکستان بھر میں ہمارے پاس صرف ایک ہی نسخہ کی کاپیاں دستیاب ہیں، جو کسی "کاتب الحروف" مگر صاحب عشق درویش نے ۱۲۰۹ھ میں کتابت کیا اور یہ نہیں بتایا کہ وہ کس نسخہ سے نقل کر رہا ہے، جیساکہ درویشوں کی عام روش ہوتی ہے۔

"عین العارفین" میں کچھ نمایاں چیزیں دوران مطالعہ سامنے آئیں، مثلاً:

۱۔ بعض احادیث ایسی ملی ہیں، جن کا تکرار حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کے دیگر رسائل میں نہیں۔

۲۔ شہنشاہ اورنگ زیبؒ عالمگیر کی توصیف میں قدس سرہ نے جو نظم تصنیف فرمائی ہے، اس سے عالمگیرؒ کی عظمت بڑی واضح ہو جاتی ہے۔

۳۔ تصوف و عرفان کے بعض نکات کو زیادہ نمایاں طور پر تحریر کیا گیا ہے۔

۴۔ آخر میں "ھُو" کے وصف و معرفی میں جو نظم تحریر فرمائی گئی ہے، اس سے "ھُو" کا مقام درجات و اوصاف، بڑے کمالات کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ اس بارے میں کئی رازوں سے پردہ کشائی فرمائی ہے۔

۵۔ دعائے سیفی کی نہ صرف اہمیت بیان فرمائی ہے، بلکہ اس رسالہ کے رُو سے اجازت بھی ہر صاحب مطالعہ کو ہو جاتی ہے، جو بڑا فیضان عام ہے۔

۶۔ متن کے مندرجات سے پتہ چلتا ہے کہ "عین العارفین" ۱۱۰۰ھ کے اختتام پر لکھی گئی ہے۔

بہرحال متن و ترجمہ کی ضروری نظر ثانی حسب توفیق کر دی ہے۔ والسلام

المخلص

الطاف

۱۹۹۸/۳/۲۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

"روحی شریف"، "تیغ برہنہ"، "کلید التوحید خورد"، "گنج الاسرار"، "فضل اللقا"، "مجالستہ النبیؐ"، "اورنگ شاہی"، "عین الفقر"، "دیوان باھُوؒ (فارسی)"، "کشف الاسرار"، "کلید جنّت"، "محبت الاسرار"، "قرب دیدار"، "مفتاح العارفین"، "اسرار القادری"، "دیدار بخش خورد"، "دیدار بخش کلاں"، "محکم الفقراء"، اور "توفیق الہدایت" کے بعد "عین العارفین" سلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ کی یہ بیسویں قلمی تصنیف ہے۔ جو راقم الحروف کی جانب سے تدوین و اردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ منصّۂ شہود پر آرہی ہے۔

"عین العارفین"، سلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ واحد قلمی نسخہ ہے، جو مجھے حال ہی میں دستیاب ہُوا ہے مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس نسخہ کے علاوہ "عین العارفین" کا کوئی اور قلمی مسودہ مجھے میسّر نہیں آسکا، جس کے ساتھ اس کا مقابلہ و موازنہ کیا جا سکتا۔ یہ نسخہ مجھے اپنے پیرو مُرشد جناب حضرت حافظ فیض سلطان صاحبؒ مرحوم و مغفور کے فرزند ارجمند جناب صاحبزادہ نجیب سلطان صاحب، جو ہر لحاظ سے اپنے والد بے مثل کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، نے فراہم کیا۔ اس کیلئے میں جناب صاحبزادہ صاحب کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں۔

اس نسخہ کو ڈاکٹر محمد صادق آف مانسہرہ نے بتاریخ جمعۃ المبارک ۲۳ جنوری ۱۹۸۷ء بمطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۷ھ تحریر کیا۔ اب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے اُس کو کس قدیمی نسخہ سے نقل کیا۔ اس نسخہ میں املاء کی بیشمار غلطیاں پائی جاتی ہیں اور بعض جگہوں پر تو قرآنی آیات اور احادیث بھی صحیح طور پر نقل نہیں کی گئیں۔

زیر نظر اردو ترجمہ کے مسوّدہ پر جناب پروفیسر صاحبزادہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب نے نظر ثانی فرمائی۔ اور چند مفید، محققانہ اور بصیرت افروز مشوروں سے نوازا وہ سلطان العارفین کے عظیم خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں اور حضرت سلطان باہوؒ کی تعلیمات و افکار پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ میں جناب صاحبزادہ صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے ملتمس ہوں کہ وہ اپنے پیارے حبیب سید الکونین، سرکار دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل بندہ گنہگار کی اس ناچیز کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے۔ "آمین"

احقر نسیم

ابیات باھوؒ

عشق جنہاندے ہڈیں رچیا اوہ رہندے چُپ چُپاتے ہو
لُوں لُوں دے وِچ لکھ زباناں اوہ پھردے گُنگے باتے ہو
اوہ کردے وضو اسم اعظم دا تے دریا وحدت وِچ ناتے ہو
تدوں قبول نمازاں باھوؒ جد یاراں یار پچھاتے ہو